رفع الیدین

تالیف

رئیس المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ

دار العلم ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

رفع الیدین

Www.IslamicBooks.Website

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۰۶

نام کتاب	:	رفع الیدین
مؤلف	:	امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ
تحقیق	:	احمد شریف
تصحیح و تقدیم	:	مولانا مختار احمد ندویؒ
مترجم	:	زبیر احمد سلفی
تعداد اشاعت (باردوم)	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت		۲۰۱۵ء
طابع	:	محمد اکرم مختار
ناشر	:	دار العلم، ممبئی

دار العلم ممبئی

DARUL ILM

PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel.: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
fax :(+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

Www.IslamicBooks.Website

"جزء رفع الیدین فی الصلوٰۃ" کا اردو ترجمہ مسمّٰی بہ

رفع الیدین

تالیف

رئیس المحدثین امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ

تحقیق

احمد شریف

ترجمہ
زبیر احمد سلفی

تصحیح و تقدیم
مولانا مختار احمد ندوی

ناشر: دار العلم ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Www.IslamicBooks.Website

عرض ناشر

نماز میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ اور رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھ کر اور پہلے تشہد کے بعد رفع یدین کرنا نبی کریم ﷺ کی دائمی سنت تھی، آپ ﷺ کے بعد آپؐ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام اور امت کے سلف صالحین کی اقتداء کرتے ہوئے خلف کی پوری جماعت محدثین کرام اور امام ابو حنیفہؒ کے سوا تمام ائمہ مجتہدین نے اس سنت ثابتہ کو زندہ اور باقی رکھا، اور امت محمدیہ ﷺ کی غالب اکثریت کا پوری دنیا میں اس پر عمل ہے۔

خود آنحضرت صلی اللہ وسلم نے اپنی تمام سنن ثابتہ پر امت کے عمل دوام کی بشارت دی ہے، آپؐ کا ارشاد حق ہے:

Www.IslamicBooks.Website

"لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لا یضرهم من خذلهم" (مسلم) میری امت کا ایک گروہ میری شریعت حقہ پر قائم رہے گا لوگوں کی مخالفت سے انہیں کچھ نقصان نہ ہوگا۔

آنحضرت ﷺ کی تمام سنتوں پر عمل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے، اس لئے تمام سنن نبویؐ پر عمل امت کا فرض ہے۔

جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا﴾(حشر:۷) اور رسول جو تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔

سوال صرف نماز میں رفع یدین کرنے کا نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ کی تمام قولی اور فعلی سنتوں پر صدق دل سے عمل کرنے کا ہے، یہی آنحضرت ﷺ سے سچی محبت اور ایمانی اطاعت کی علامت ہے۔

جس نے آنحضرت ﷺ کی کسی بھی سنت سے انحراف کیا وہ صریحی طور پر آپؐ کی نبوت کا منکر ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

"کل امتی یدخلون الجنة الا من ابیٰ قیل ومن ابیٰ یا رسول الله میری امت کے سبھی لوگ جنت میں داخل ہوں گے سوائے اس کے جس

Www.IslamicBooks.Website

قال من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد ابی'' (رواہ البخاری)

نے انکار کیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کس نے انکار کیا؟ آپؐ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے نافرمانی کی اس نے میری نبوت کا انکار کیا۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے اس رسالے میں ابورافع عن علیؓ بن ابی طالب کی سند سے یہ روایت نقل فرمائی ہے، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے تھے۔ یعنی آپؐ کا یہ عمل دائمی تھا، زندگی بھر آپ ﷺ نے اسی طرح رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھی اور پڑھائی۔

امام بخاریؒ کا رسالہ ''جزء رفع الیدین فی الصلوٰۃ'' نماز کی مشہور سنت ''رفع الیدین'' کی بابت نہایت مشہور اور معتمد ہے، ہر وہ مسلمان جو چاہتا ہے کہ اس کی نماز سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحیح احادیث کے مطابق ادا ہو اور عند اللہ مقبول ہو تو اسے اس مشہور رسالے کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

افسوس رفع الیدین کا مسئلہ مسلمانوں میں سخت اختلاف اور انتشار کا سبب بنا اور

Www.IslamicBooks.Website

اب تک اس بارے میں بہت سے مسلمان جہالت اور تعصب کا شکار ہیں۔ اس مسئلے پر امت مسلمہ کے رئیس المحدثین حضرت امام بخاریؒ کا یہ رسالہ بہت مفید اور عمل بالکتاب والسنۃ کیلئے بہت بڑی دلیل وحجت ہے۔

احیاء سنت نبویہ "الدار السلفیۃ" کا خاص مشن ہے اور ادارے کا یہ عمل خیر اللہ کے فضل وکرم سے خوب مقبول ومحبوب ثابت ہوا ہے، اور اس سے مسلمانوں کو نفع عام حاصل ہوا ہے اور بفضلہ تعالیٰ مسلمانوں میں سنت نبویہ ؐ کے اتباع اور اس پر عمل کا جذبہ عام ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رسالے کے مصنف، اس کے مترجم اور ناشرین کی اس سعی مشکور کو قبول فرمائے۔ آمین

والسلام

مختار احمد ندویؒ

۱۷ر دسمبر ۲۰۰۲ء

Www.IslamicBooks.Website

مقدمۃ

ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم البخاری کہتے ہیں کہ یہ رسالہ ان لوگوں کی تردید میں لکھا گیا ہے جنہوں نے نماز میں رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع یدین کا انکار کیا ہے اور بلاوجہ اس معاملہ کو لوگوں پر مشتبہ بنا دیا ہے، جب کہ یہ چیز نبی ﷺ، صحابہ کرامؓ اور تابعین سے ثابت ہے اور سلف صالحین نے اس پر عمل کیا ہے۔ اس سلسلے میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ صحیح ہیں اور ثقہ لوگوں سے منقول ہیں، لیکن کچھ لوگوں کے دلوں میں رسول ﷺ کی سنت سے بغض و عداوت ہے، ان کے گوشت و ہڈی و دماغ میں بدعت نے گھر بنا لیا ہے جس کی وجہ سے وہ اس سنت کی مخالفت کرتے ہیں، لیکن اس سے کچھ فرق پڑنے والا نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی، جو ان کی مدد کرنا چھوڑ دے گا وہ انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور جو ان کی مخالفت کرے گا اس کی مخالفت سے اس جماعت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ یہ جماعت ہر زمانے میں

Www.IslamicBooks.Website

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سنتوں کو زندہ کرے گی جو مر چکی ہوں گی اور آپ ؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرے گی، جس کو لازم پکڑنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پر فرض قرار دیا گیا ہے، جیسے کہ ان آیات میں ہے:

﴿وما اتاکم الرسول فخذوہ و مانھاکم عنہ فانتھوا﴾ (حشر: ۷) رسول جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔

﴿من یطع الرسول فقد اطاع الله﴾ (النساء: ۸۰) جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

﴿فلا و ربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت و یسلموا تسلیما﴾ (نساء: ٦٥) سو قسم ہے تیرے پروردگار کی یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے تمام اختلافات میں آپ ؐ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلہ آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔

﴿فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنة او یصیبھم عذاب الیم﴾ (نور: ٦٣) سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا

Www.IslamicBooks.Website

انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔

﴿لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة لمن كان يرجوا الله واليوم الآخر وذكر الله كثيرا﴾ (الاحزاب:۲۱) تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ موجود ہے، ہر اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔

اللہ اس بندے پر رحم کرے جو رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں مدد کا طالب ہو اور اسے غلطیوں سے بچائے کیوں کہ اس کا فرمان ہے:

﴿فمن اتبع هداى فلا يضل ولا يشقى﴾ (طه: ۱۲۳) جس نے میری ہدایت کی اتباع کی وہ نہ گمراہ ہوگا نہ بدنصیب۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"صلوا کما رأیتمونی اصلی" (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم نماز اسی طرح پڑھنا جیسے کہ

مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

١- عن علي ابن أبي طالبؓ أن رسول الله ﷺ كان يرفع يديه إذا كبر للصلاة حذو منكبيه و إذا أراد أن يركع و إذا رفع رأسه من الركوع و إذا قام من الركعتين فعل مثل ذلك.

قال البخاري و كذلك يروى عن سبعة عشر نفسا من أصحاب النبي ﷺ أنهم كانوا يرفعون أيديهم عند الركوع و عند الرفع منه:

عمر بن الخطاب ، علي ابن أبي طالب أبو قتادة

۱- حضرت علی بن ابو طالبؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو دونوں مونڈھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے تھے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ اسی طرح سترہ صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ وہ رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ جن کے نام یہ ہیں:

عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، ابو قتادۃ انصاری، ابو اسید ساعدی بدری، محمد

١-أخبرنا اسماعيل ابن أبي أويس حدثني عبد الرحمٰن بن أبي الزناد عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن الفضل الهاشمي عن عبد الرحمٰن بن هرمز الأعرج عن عبيد الله بن أبي رافع عن علي بن ابي طالبؓ (الحديث بهذا السند حسن)

Www.IslamicBooks.Website

الأنصاری، و أبو اسید الساعدی البدری، و محمد بن مسلمة البدری، و سهل بن سعد الساعدی، و عبد اللّٰه بن عمربن الخطاب، و عبد اللّٰه ابن عباس بن عبدالمطلب الهاشمی، وأنس بن مالك خادم

بن مسلمہ بدری، سہل بن سعد ساعدی، عبد اللہ بن عمر بن خطاب، عبداللہ بن عباس بن عبد المطلب ہاشمی، خادم رسولؐ انس بن مالک، ابوہریرہ دوسی، عبداللہ بن عمرو بن عاص، عبد اللہ بن زبیر بن عوام قرشی، وائل بن حجر حضرمی، مالک بن حویرث، ابوموسیٰ اشعری، ابوحمید ساعدی انصاری، ام درداء رضی اللہ عنہم۔

رسول اللّٰه، و أبو هريرة الدوسی، و عبد اللّٰه بن عمرو ابن العاص، و عبد اللّٰه بن الزبير بن العوام القرشی، و وائل بن حجر الحضرمی، و مالك بن الحويرث، و أبو موسی الأشعری، و أبو حميد الساعدی الأنصاری، ام الدرداء رضی اللّٰه عنهم.

قال الحسن و حميد بن هلال: كان أصحاب رسول اللّٰه ﷺ يرفعون أيديهم، لم يستثن أحد من أصحاب النبی ﷺ دون أحد و لم يثبت

حسن اور حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے، ان میں سے کسی کو استثناء نہیں کیا جا سکتا۔ اور اہل علم کے نزدیک کسی صحابیؓ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ اس نے

Www.IslamicBooks.Website

عـنـد أهـلُ ـعلم عن أحد من أصحاب النبی ﷺ أنه لم یرفع یـدیـه،و یـروی أیضا عن عدة مـن أصـحــاب النبی ﷺ مــا وصـفـنـا، و کذلك روایته عن عـدة مـن عـلـماء أهل مکة و الحجاز، و أهل العراق و الشام و البـصـرة و الیمن، و عدة من أهـل خراسان، منهم سعید بن جبیر و عـطـاء بن أبی رباح و مـجـاهـد و القاسم بن محمد

ہاتھ نہیں اٹھایا ہے۔ ہم نے جو بیان کیا ہے وہ بہت سے صحابہؓ سے مروی ہے۔ اسی طرح مکہ، حجاز، عراق، شام، بصرہ، یمن اور خراسان کے بہت سے علماء سے اسی طرح مروی ہے، جن میں سعید بن جبیر، عطا بن ابی رباح، مجاہد، قاسم بن محمد، سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب، عمر بن عبد العزیز، نعمان بن ابی عیاش، حسن، ابن سیرین، طاؤس، مکحول، عبد اللہ بن دینار، نافع مولی عبد اللہ بن عمر، حسن بن مسلم اور قیس بن سعد وغیرہ ہیں۔

و سالم بن عبد اللّٰه بن عمر بن الخطاب و عمر بن عبد العزیز والـنـعـمـان بـن أبی عیاش والحسن و ابن سیرین و طاؤس و مـکـحـول و عبـد الـلّٰه بن دینار و نافع مولی عبد اللّٰه بن عمر والحسن بن مسلم و قیس بن سعد و عدة کثیرة.

و کـذلك یـروی عـن ام

حضرت ام درداءؓ سے روایت ہے

Www.IslamicBooks.Website

الدرداء أنها كانت ترفع يديها
و قد كان عبد اللّٰه بن
المبارك يرفع يديه، و كذلك
عامة أصحاب ابن المبارك
منهم علی بن الحسين و عبد
بن عمر و يحی بن يحی و
محدثی أهل بخاری منهم
عيسی بن موسی و كعب بن
سعيد و محمد بن سلام و
عبد اللّٰه بن محمد المسندی
و عدة مما لا يحصی. لا
اختلاف بين ما وصفنا من
أهل العلم، و كان عبد اللّٰه
بن الزبير و علی بن عبد اللّٰه
و يحی ابن معين و أحمد
بن حنبل، و إسحاق بن

کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتی تھیں، عبداللہ
بن مبارک اور ان کے اکثر ساتھی بھی
اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے، جن میں:
علی بن حسین، عبد بن عمر، یحییٰ بن
یحییٰ اور بخارا کے محدثین جیسے عیسیٰ بن
موسیٰ، کعب بن سعید، محمد بن سلام،
عبداللہ بن محمد مسندی اور دوسرے بہت
سے لوگ ہیں جن کو شمار ہی نہیں کیا جا
سکتا، اہل علم کے درمیان اس کے
بارے میں کوئی اختلاف نہیں، عبد اللہ
بن زبیر، علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن
معین، احمد بن حنبل، اسحاق بن ابراہیم،
کہتے تھے کہ اس کے بارے میں حدیثیں
رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں اور حق
ہیں، ان کے زمانہ کے اہل علم بھی یہی
کہتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر بن

Www.IslamicBooks.Website

إبراهيم يثبتون عامة هذه الأحاديث من رسول الله ﷺ

خطابؓ سے بھی اسی طرح روایت آئی ہے۔

و يرونها حقا، و هولاء أهل العلم من أهل زمانهم، و كذلك روى عن عبد الله بن عمر بن الخطاب.

٢- حدثنا سالم بن عبد الله عن أبيه قال: رأيت رسول الله ﷺ يرفع يديه إذا كبر و إذا رفع رأسه من الركوع، ولا يفعل ذلك بين السجدتين.

۲-سالم بن عبداللہ سے ان کے باپ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپؐ تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں نہیں اٹھاتے تھے۔

قال علی بن عبد الله و كان أعلم أهل زمانه: رفع اليدين حق على المسلمين، بما روى الزهرى

علی بن عبد اللہ جو کہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم تھے کہتے ہیں کہ رفع یدین مسلمانوں پر واجب ہے، اس روایت کی وجہ سے جسے زہری نے سالم سے اور انہوں نے اپنے

٢-حدثنا علی بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا الزهرى عن سالم بن عبد الله عن أبيه
(الحديث صحيح بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

عن سالم عن أبيه.

٣- حدثنا محمد بن عمرو قال: شهدت أبا حميد فی عشرة من أصحاب النبی ﷺ أحدهم أبو قتادة بن الربعی يقول: أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ قالوا كيف؟ فوالله ما كنت أقدمنا له صحبة ولا أكثرنا له اتباعا قال بل راقبته، قالوا فاذكر قال كان إذا قام إلی الصلاة رفع يديه و إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع و إذا

باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت کیا ہے۔

۳-محمد بن عمرو نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوحمید کو رسول اللہ ﷺ کے دس صحابہؓ کے درمیان دیکھا، ان میں ابوقتادہ بن ربعیؓ بھی تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، لوگوں نے کہا وہ کیسے؟ اللہ کی قسم نہ تو تم نے ہم سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی اور نہ تم ہم سے زیادہ آپؐ کی اتباع کرنے والے ہو۔ انہوں نے کہا لیکن میں نے آپؐ کو بہت غور سے دیکھا ہے، لوگوں نے کہا اچھا بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ جب آپؐ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور جب رکوع کرتے اور جب

٣- حدثنا مسدد حدثنا يحی بن سعيد حدثنا عبد الحميد بن جعفر حدثنا محمد بن عمرو. (الحديث حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

قام من الركعتين فعل مثل ذلك.

قال البخاری: سألت أبا عاصم عن حديث عبد الحميد بن جعفر فقال:

٤ - حدثنی عبد الله بن محمد حدثنا عبد الحميد بن جعفر حدثنا محمد بن عمرو بن عطاء قال: شهدت أبا حميد فی عشرة من أصحاب النبی ﷺ أحدهم أبو قتادة بن ربعی قال: أنا أعلمكم بصلاة النبی ﷺ فذكر مثله، فقالوا كلهم صدقت.

رکوع سے سر اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح کرتے تھے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعاصم سے عبدالحمید بن جعفر کی حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا:

۴- مجھ سے عبداللہ بن محمد نے ان سے عبدالحمید بن جعفر نے، ان سے محمد بن عمرو بن عطا نے بیان کیا کہ میں نے ابوحمید کو رسول اللہ ﷺ کے دس صحابہ کے درمیان دیکھا جن میں ابوقتادہ بن ربعیؓ بھی تھے، انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، پھر انہوں نے اسی طرح پوری حدیث بیان کی، جس پر تمام لوگوں نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔

٤ - (الحديث حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

٥-حدثني عباس بن سهل قال: اجتمع أبو حميد و أبو أسيد و سهل بن سعد و محمد بن مسلمة فذكروا صلاة رسول الله ﷺ فقال أبو حميد: أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ قام فكبر فرفع يديه ثم رفع يديه حين كبر للركوع فوضع يديه على ركبتيه.

۵-عباس بن سہل نے بیان کیا ہے کہ ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اکٹھا ہوئے تو انہوں نے رسول ﷺ کی نماز کا ذکر کیا۔ ابوحمید نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، چنانچہ وہ کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا پھر جب رکوع کیلئے اللہ اکبر کہا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا۔

٦-عن العباس بن سهل الساعدي قال: كنت بالسوق مع أبي قتادة و

۶-عباس بن سہل ساعدی نے بیان کیا ہے کہ میں، ابوقتادہ، ابواسید اور ابوحمید کے ساتھ بازار میں تھا، سبھی کہہ

٥- أخبرنا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الملك بن عمرو حدثنا فليح بن سليمان حدثني عباس بن سهل۔ (الحديث حسن بهذا السند)

٦-حدثنا عبيد بن يعيش حدثنا يونس بن بكير عن ابن اسحاق عن العباس بن سهل الساعدي. (الحديث حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

أبـي أسـيـد و أبـي حـمـيـد كـلـهـم يقولون أنا أعلمكم بـصلاة رسـول الـلّـه ﷺ فـقـالوا لأحدهم: صل فكبر ثـم قـرأ ثـم كـبـر و ركـع، فـقـالـوا أصبـت صـلاة رسول اللّٰه ﷺ.

رہے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں، پھر انہوں نے ان میں سے ایک سے کہا کہ تم نماز پڑھ کر بتاؤ، چنانچہ انہوں نے اللہ اکبر کہا پھر قرأت کی پھر اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا، لوگوں نے کہا کہ تم نے صحیح طور پر رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھی ہے۔

۷-عـن مـالك بـن الـحـويـرث رضـي الـلـه عنه قـال: كـان الـنـبـي ﷺ إذا كـبـر رفع يديه و إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع.

۷- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۸- عن أنس رضي الله عنه

۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے

۷- حدثنا أبو الوليد هشام بن عبد الملك و سليمان بن حرب قالا حدثنا شعبة عن قتادة عن نصربن عاصم عن مالك بن الحويرث رضي الله عنه (الحديث حسن بهذا السند)

۸- حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب حدثنا عبد الوهاب حدثنا حميد عن أنس. (الحديث حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

قال: كان رسول الله ﷺ يرفع يديه عند الركوع.

۹- عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ كان إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر و رفع يديه حذو منكبيه و إذا اراد أن يركع و يصنعه إذا رفع رأسه من الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلاته وهو قاعد و إذا قام من السجدتين رفع يديه كذلك و كبر.

کہ رسول اللہ ﷺ رکوع کے وقت اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۹- حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا کرتے اور جب نماز میں بیٹھے ہوتے تو ہاتھوں کو کسی وقت بھی نہیں اٹھاتے تھے اور جب دونوں سجدوں سے (یعنی دو رکعت پوری کرنے کے بعد) کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے۔

۹- حدثنا اسماعيل حدثنا ابن أبي الزناد عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمٰن بن هرمز الأعرج عن عبيد الله بن أبي رافع عن علي بن أبي طالبؓ (الحديث حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

۱۰- عن علقمة بن وائل بن حجر حدثنی أبی قال: صليت مع النبی ﷺ فكبر حين افتتح الصلاة و رفع يديه ثم رفع يديه حين أراد أن يركع و بعد الركوع.

قال البخاری و روی أبو بكر النهشلی عن عاصم بن كليب عن أبيه أن عليا رضی الله عنه رفع يديه فی أول التكبير ثم لم يعد بعدو حديث عبيد الله هو شاهد، فإذا روی

۱۰- علقمہ بن وائل بن حجر سے ان کے باپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپؐ نے جب نماز شروع کیا تو اللہ اکبر کہا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا، پھر آپؐ نے جب رکوع کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور رکوع کے بعد بھی اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔

بخاری کہتے ہیں کہ ابو بکر نہشلی عاصم بن کلیب سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے پہلی تکبیر میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا پھر اس کے بعد نہیں اٹھایا تو عبید اللہ کی حدیث شاہد ہے، کیوں کہ اگر دو آدمی کسی محدث سے روایت کریں، ان میں سے ایک کہے میں نے ان کو

۱۰- حدثنا أبو نعيم الفضل بن دكين، أنبأنا قيس بن سليم العنبری قال: سمعت علقمة بن وائل بن حجر حدثنی أبی (الحديث حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

رجلان عن محدث قال أحدهما: رأيته فعل، و قال الآخر لم أره، فالذی قال رأيته فعل فهو شاهد و الذی قال لم يفعل فليس هو بشاهد لأنه لم يحفظ الفعل.

و هكذا قال عبد الله بن الزبير رضی الله عنه كشاهدين شهدا أن لفلان علی فلان ألف درهم بإقراره، و شهد آخر أنه لم يقر بشیٔ يعمل بقول الشاهدين و يسقط ماسواه.

و كذلك قال بلال رضی الله عنه: رأيت النبی ﷺ [يصلی] فی الكعبة، و قال

ایسا کرتے ہوئے دیکھا اور دوسرا کہے کہ میں نے نہیں دیکھا تو جو یہ کہے کہ میں نے انہیں کرتے ہوئے دیکھا ہے اس کی حدیث شاہد مانی جائے گی اور جو یہ کہے کہ اس نے نہیں دیکھا ہے اس کی حدیث شاہد نہیں مانی جائے گی، اس لئے کہ اس نے اس فعل کو یاد نہیں رکھا ہے۔

اسی طرح عبد اللہ بن زبیرؓ کا بھی قول ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر دو گواہ اس بات کی گواہی دیں کہ فلاں کا فلاں پر ایک ہزار درہم ہے اور اس نے اس کا اقرار کیا ہے اور کوئی دوسرا یہ گواہی دے کہ اس نے اقرار نہیں کیا ہے تو دونوں گواہوں کے قول پر عمل کیا جائے گا اور دوسرے شخص کی بات ساقط ہو جائے گی۔

اسی طرح سے حضرت بلالؓ نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور فضل بن عباس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ

Www.IslamicBooks.Website

الفضل بن عباس لم يصل و أخذ الناس بقول بلال رضي الله عنه لأنه شاهد، ولم يلتفتوا إلى قول من قال لم يصل حين لم يحفظ.

قال عبد الرحمٰن بن مهدي ذكرت للثوري حديث النهشلي عن عاصم بن كليب فأنكره.

۱۱ - عن سالم بن عبداللّٰه عن أبيه أن رسول اللّٰه ﷺ كان يرفع يديه حذو منكبيه إذا افتتح الصلاة و إذا كبر للركوع و

نے وہاں نماز نہیں پڑھی، لیکن لوگوں نے حضرت بلالؓ کے قول کو لیا ہے اس لئے کہ وہ شاہد ہے اور ان لوگوں کے قول کی طرف توجہ نہیں دی جنہوں نے یہ کہا ہے کہ آپ ﷺ نے نماز نہیں پڑھی کیوں کہ وہ اس کو یاد نہیں رکھ سکے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ میں نے ثوری سے نہشلی کی حدیث کا ذکر کیا جو انہوں نے عاصم بن کلیب سے روایت کیا ہے تو انہوں نے اس کا انکار کیا۔

۱۱- سالم بن عبداللہ سے ان کے باپ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں مونڈھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کیلئے اللہ اکبر کہتے اور جب

۱۱ - حدثنا عبد اللّٰه بن يوسف أنبأنا مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبد اللّٰه عن أبيه (الحديث حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

إذا رفع رأسه من الركوع رفعهما كذلك و كان لا يفعل ذلك فی السجود.

رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اسی طرح سے اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور سجدہ میں اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے۔

۱۲-عن العلاء أنه سمع سالم بن عبد اللّٰه أن أباه كان إذا رفع رأسه من السجود و إذا أراد أن يقوم رفع يديه.

۱۲- علاء نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے سالم بن عبداللہ سے سنا کہ ان کے باپ جب سجدہ سے سر اٹھا کر کھڑے ہونے کا ارادہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۳- أخبرنی نافع أن عبد اللّٰه بن عمر كان إذا استقبل الصلاة رفع يديه، قال و إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع و إذا قام من

۱۳- نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب دونوں سجدوں سے (یعنی دو رکعتوں کے بعد)

۱۲-أخبرنا أيوب بن سليمان حدثنا أبو بكر بن أبی أويس عن سليمان بن بلال عن العلاء انه سمع سالم بن عبد الله ...... (الحديث موقف بهذا السند، لكنه جاء متصلا فی الحديث السابق)

۱۳-حدثنا عبد الله بن صالح حدثنا الليث أخبرنی نافع أن عبد الله بن عمر (الحديث موقوف بهذا السند لكنه جاء متصلا فی الحديث رقم ۲، ۴۰، ۵۱ عن عبد الله بن عمر فلا يضر.

Www.IslamicBooks.Website

السجدتين كبر.

١٤ - عن نافع أن ابن عمر كان إذا رأى رجلا لا يرفع يديه إذا ركع و إذا رفع رماه بالحصى.

١٥ - قال البخاري و يروي عن أبي بكر بن عياش عن حصين عن مجاهد أنه لم ير ابن عمرؓ رفع يديه إلا في أول التكبير.

و روى عنه أهل العلم أنه لم يحفظ من ابن عمر إلا أن يكون سها كما يسهو الرجل في الصلاة في الشئ بعد

کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

۱۴- نافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب کسی آدمی کو دیکھتے کہ وہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو نہیں اٹھاتا ہے تو اس کو کنکری سے مارتے تھے۔

۱۵- بخاریؒ کہتے ہیں کہ ابو بکر بن عیاش نے حصین سے اور انہوں نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے پہلی تکبیر میں۔

اہل علم کہتے ہیں کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو ایسا کرتے ہوئے شاید اس وقت دیکھا ہو جب وہ بھول گئے ہوں، جیسے کہ آدمی نماز میں کوئی چیز بھول جاتا ہے۔ جیسے کہ

---

١٤ - حدثنا الحميدي أنبأنا الوليد بن مسلم قال: سمعت زيد بن واقد يحدث عن نافع (الحديث موقوف بهذا السند)

الشی، کما أن أصحاب محمد ﷺ ربما یسھون فی الصلاۃ فیسلمون فی الرکعتین و فی الثلاث. ألا تری أن ابن عمر کان یرمی من لا یرفع یدیه بالحصی[۱]، فکیف یترك ابن عمر شیأ یأمر به غیرہ و قد رأی النبی ﷺ فعله.

قال البخاری قال یحی بن معین حدیث أبی بکر عن حصین إنما هو توھم لا أصل له.

۱٦ - حدثنا عمرو بن المھاجر قال: کان عبد

صحابہ کرامؓ سے نماز میں سہو ہو جاتا تھا، بسا اوقات وہ دو رکعت یا تین رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ابن عمرؓ اس شخص کو کنکری مارتے تھے جو رفع یدین نہیں کرتا تھا پھر وہ ایسی چیز کیسے چھوڑ سکتے ہیں جس کا دوسروں کو حکم دیتے تھے اور انہوں نے نبی ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے بھی دیکھا تھا۔

بخاریؒ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن معین کہتے تھے کہ ابو بکر کی حدیث جو حصین سے مروی ہے غلط ہے، اس کی کوئی حقیقت واصل نہیں۔

۱٦- عمرو بن مہاجر بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عامر نے مجھ سے کہا کہ

---

۱٦ - حدثنا محمد بن یوسف حدثنا عبد الأعلی بن مسھر حدثنا عبد اللہ بن العلاء ابن زبر حدثنا عمرو بن المھاجر (الحدیث مقطوع بھذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

الله بن عامر سألني أن استأذن له على عمر بن عبد العزيز فاستأذنت له عليه فقال الذي جلد أخاه في أن رفع يديه إن كنا لنؤدب عليه و نحن غلمان في المدينة فلم يأذن له.

قال البخاري و كان زائدة لا يحدث إلا أهل السنة اقتداء بالسلف، و لقد رحل قوم من أهل بلخ مرجية إلى محمد بن يوسف بالشام فأراد محمد إخراجهم منها حتى تابوا من ذلك و رجعوا إلى

میں ان کیلئے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے پاس جانے کی اجازت لے لوں، چنانچہ میں نے ان سے ان کیلئے اجازت حاصل کرلی، اس شخص نے کہا جس نے ان کے بھائی کو اس وجہ سے کوڑا مارا تھا کیونکہ اس نے رفع یدین کیا تھا کہ مدینہ میں ہم بچوں کی اس پر تادیب کی جائے تو انہوں نے اسے اس کی اجازت نہیں دی۔

بخاریؒ کہتے ہیں کہ زائدہ صرف اہل سنت سے بات کرتے تھے اور اس معاملہ میں سلف کی اقتداء کرتے تھے، ایک مرتبہ بلخ کے رہنے والے کچھ مرجیہ لوگ محمد بن یوسف کے پاس شام گئے۔ محمد نے انہیں وہاں سے نکالنا چاہا یہاں تک کہ انہوں نے اس سے توبہ کیا اور سنت کی طرف لوٹ آئے۔ بہت سے

Www.IslamicBooks.Website

السبيل و السنة. و لقد رأينا غير واحد من أهل العلم يستتيبون أهل الخلاف فإن تابوا و إلا أخرجوهم من مجالسهم.

و لقد كلم عبد الله بن الزبير سليمان بن حرب، وهو يومئذ قاضي مكة أن يحجر على بعض أهل الرأى فحجر عنه سليمان فلم يكن يجترئ بمكة أن يفتي حتى.

۱۷-عن عطاء قال: رأيت ابن عباس و ابن الزبير و أبا سعيد و جابرا رضي

علماء کو ہم نے دیکھا کہ وہ سنت سے اختلاف کرنے والوں سے توبہ کرنے کیلئے کہتے تھے پھر اگر وہ توبہ کر لیتے تو انہیں اپنی مجلس میں بیٹھنے دیتے ورنہ مجلس سے نکال دیتے۔

عبد اللہ بن زبیرؓ نے سلیمان بن حرب سے جو کہ مکہ کے قاضی تھے کہہ رکھا تھا کہ بعض اہل رائے کو فتوی دینے سے روک دو، چنانچہ سلیمان نے روک دیا تھا۔ پھر مکہ میں کوئی ان کی اجازت کے بغیر فتویٰ دینے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔

۱۷- عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس، ابن زبیر، ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ اپنے ہاتھوں کو

۱۷-حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا شريك عن ليث عن عطاء. (الحديث موقوف و هو ضعيف بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

الـله عنهم يرفعو ن أيديهم إذا افتتحوا الصلاة و إذا ر كعوا.

۱۸- عــن أبــى هــريـرة رضـى الـلـه عنه أنـه كان إذا كبررفع يديه و إذا ر كع و إذا رفع رأسه من الر كوع.

۱۹- عــن عـــاصـم الأحول قال: رأيت أنس بن مالك رضى الله عنه إذا افتتح الـصـلاة كبـر و رفع يديه و يرفع كلما ر كع و رفع رأسه من الر كو ع.

اس وقت اٹھاتے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جاتے۔

۱۸- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۹- عاصم احول بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا، جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب جب رکوع کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۸- حـدثـنـا محمد بن الصلت حدثنا أبو شهاب عبد ربه عن محمد بن اسحاق عن عبـد الـرحـمٰـن الأعرج عن أبى هريرةؓ (الحديث موقوف لكنه ذكره متصلا رقم ۵۵)

۱۹- حـدثـنا مسدد حدثنا عبد الواحد بن زياد عن عاصم الأحول (الحديث موقوف ذكره مرفوعا فى مصنف ابن ابى شيبة ۱/ ۲۳۵)

Www.IslamicBooks.Website

٢٠-عن أبي جمرة قال: رأيت ابن عباس رضي الله عنه يرفع يديه إذا كبر و إذا رفع رأسه من الركوع.

۲۰- ابو جمرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو دیکھا وہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

٢١- عن عطاء قال: صليت مع أبي هريرة رضي الله عنه فكان يرفع يديه إذا كبر و إذا رفع.

۲۱-عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ نماز پڑھی، وہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

٢٢-عن عمرو بن مرة قال: دخلت مسجد حضرموت فإذا علقمة بن وائل يحدث عن أبيه قال:

۲۲- عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد حضرموت میں گیا وہاں علقمہ بن وائل اپنے باپ سے روایت کر رہے تھے کہ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ

٢٠-حدثنا مسدد حدثنا هشيم عن ابي جمرة .(الحديث موقوف بهذا السند وهشيم مدلس ولم يصرح بالتحديث)

٢١-حدثنا سليمان بن حرب حدثنا يزيد بن إبراهيم عن قيس بن سعد عن عطاء. (الحديث موقوف لكنه جاء مرفوعا في الحديث رقم ٥٦)

٢٢-حدثنا مسدد حدثنا خالد حدثنا حصين عن عمرو بن مرة . (الحديث صحيح بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

كان النبى ﷺ يرفع يديه قبل الركوع.

٢٣–عن عبد ربه بن سليمان بن عمير قال: رأيت أم الدرداء ترفع يديها فى الصلاة حذو منكبيها.

٢٤–عن عبد ربه بن سليمان بن عمير قال: رأيت أم الدرداءؓ ترفع يديها فى الصلاة حذو منكبيها حين تفتتح الصلاةو حين تركع، فإذا قالت سمع الله لمن حمده رفعت يديها و قالت

رکوع سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا کرتے تھے۔

۲۳–عبد ربہ بن سلیمان بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام درداءؓ کو دیکھا وہ نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے برابر اٹھاتی تھیں۔

۲۴–عبد ربہ بن سلیمان بن عمیر نے بیان کیا کہ میں نے ام درداءؓ کو دیکھا وہ نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں تک نماز شروع کرنے کے وقت اور رکوع میں جانے کے وقت اٹھاتی تھیں اور جب سمع الله لمن حمده کہتیں تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتیں

٢٣–حدثنا خطاب بن اسماعيل عن عبد ربه بن سليمان بن عمير. (الحديث ضعيف بهذا السند و موقوف على أم الدرداء)

٢٤– حدثنا محمد بن مقاتل حدثنا عبد الله بن المبارك أنبأنا اسماعيل حدثنى عبد ربه بن سليمان بن عمير. (الحديث موقوف بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

ربنا و لك الحمد.

قال البخاری: و نساء بعض أصحاب النبی ﷺ هن أعلم من هؤلاء حین رفعن أیدیهن فی الصلاة.

۲۵–عن محارب بن دثار[قال:] رأیت ابن عمر رضی الله عنه رفع یدیه فی الركوع، فقلت له مه ذلك؟ فقال كان رسول الله ﷺ إذا قام من الركعتین كبر و رفع یدیه.

۲۶–عن وائل بن حجر

اور ربنا ولک الحمد کہتیں۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے بعض اصحاب کی بیویاں جو کہ اپنے ہاتھوں کو نماز میں اٹھاتی تھیں ان لوگوں سے زیادہ جانتی تھیں (جو اس کا انکار کرتے ہیں)۔

۲۵-محارب بن دثار نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا وہ جب رکوع میں جاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے، میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۲۶- وائل بن حجر حضرمیؓ نے بیان کیا

۲۵–حدثنا اسحاق بن إبراهیم الحنظلی حدثنا محمد بن فضیل عن عاصم بن كلیب عن محارب بن دثار، رأیت ابن عمر. (الحدیث حسن بهذا السند)

۲۶–حدثنا مسلم بن إبراهیم حدثنا شعبة حدثنا عاصم بن كلیب عن أبیه عن وائل بن حجر الحضرمی. (الحدیث حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

الحضرمي رضي الله عنه أنه صلى مع النبي ﷺ فلما كبر رفع يديه فلما أراد أن يركع رفع يديه.

قال البخاري: و يروى عن عمر ابن الخطاب عن النبي ﷺ و عن أبي هريرة عن النبي ﷺ و عن جابر بن عبد الله عن النبي ﷺ و عن عبيد بن عمير عن أبيه عن النبي ﷺ و عن ابن عباس عن النبي ﷺ و عن أبي موسى عن النبي ﷺ كان يرفع يديه عند الركوع و إذا رفع رأسه.

قال البخاري و فيما ذكرنا كفاية لمن يفهمه

ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپؐ نے تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا، پھر جب آپؐ نے رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت جابرؓ بن عبد اللہ، عبید بن عمیر کے باپ، حضرت عبد اللہؓ بن عباس اور حضرت ابو موسیٰؓ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپؐ رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ جو ہم نے بیان کیا ہے وہ ان شاء اللہ سمجھداروں

---

١٦ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا عبد الأعلى بن مسهر حدثنا عبد الله بن العلاء بن زبر حدثنا عمرو بن المهاجر (الحديث مقطوع بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

إن شاء الله تعالى.

٢٧-أخبرني الحسن بن مسلم أنه سمع طاؤسا يسأل عن رفع اليدين في الصلاة، قال رأيت عبد الله و عبد الله و عبد الله يرفعون أيديهم، فعبد الله بن عمر و عبد الله بن عباس و عبد الله بن الزبير.

قال طاؤس في التكبيرة الأولى التي للاستفتاح باليدين أرفع مما سواها من التكبير؟

قلت لعطاء: أبلغكم أن التكبيرة الأولى أرفع مما سواها من التكبير؟ قال: لا.

کیلئے کافی ہوگا۔

۲۷-حسن بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے طاؤس سے سنا، ان سے نماز میں رفع یدین کے بارے میں پوچھا گیا، انہوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے وہ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

طاوس کہتے ہیں کہ تکبیر اولی جس سے نماز شروع کی جاتی ہے اس میں ہاتھ اور تکبیروں سے زیادہ اوپر اٹھایا جائے گا۔

میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا آپ کو یہ خبر ملی ہے کہ تکبیر اولی میں ہاتھ اور تکبیروں سے زیادہ اوپر اٹھایا جائے؟ انہوں نے کہا نہیں۔

٢٧-حدثنا محمد بن مقاتل أنبأنا عبد الله عن ابن جريج قراءة قال: أخبرني الحسن بن مسلم. (الحديث موقوف بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

قال البخاری: ولو تحقق حديث مجاهد أنه لم ير ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه رفع يديه لكان حديث طاؤس و سالم و نافع و محارب بن دثار و أبی الزبير حين رأوه أولى ، لأن ابن عمر رواه عن رسول الله ﷺ فلم يكن يخالف الرسول مع ما رواه أهل العلم من أهل مكةو المدينة و اليمن و العراق يرفع يديه حتى لقى الله .

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ مجاہد کی حدیث جس میں یہ ہے کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو رفع یدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا اگر صحیح بھی ہو تو طاوس، سالم، نافع، محارب بن دثار اور ابو زبیر کی روایت کو بدرجۂ اولیٰ صحیح مانا جائے گا، جس میں یہ ہے کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس لئے کہ ابن عمرؓ نے اسے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے، لہٰذا وہ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت نہیں کر سکتے، اس کے علاوہ مکہ، مدینہ، یمن اور عراق کے علماء نے ان سے یہ روایت کیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں اٹھاتے تھے یہاں تک کہ وفات ہوگئی۔

٢٨ -عن الحسن قال:

٢٨- حسن نے بیان کیا ہے کہ نبی

٢٨ -حدثنی مسدد قال: أنبأنا يزيد بن زريع عن سعيد عن قتادة عن الحسن.
(الحديث موقوف بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

كـان أصـحـاب النبـي ﷺ كـأنـمـا أيـديهم المـراوح يـرفـعـونهـا إذا ركعوا و إذا رفعوا رؤوسهم.

٢٩-عن حميد بن هلال قال: كان أصحاب النبي ﷺ إذا صلـوا كان أيديهم حيال آذانهم كأنها المراوح.

قال البخاري: فلم يستثن الحسن و حميد بن هلال أحدا من أصحاب النبي ﷺ دون أحد.

٣٠-عن وائل بن

ﷺ کے اصحاب کے ہاتھ گویا کہ پنکھے تھے، جب وہ رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اسے اٹھاتے تھے۔

۲۹-حمید بن ہلال نے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ کے اصحاب جب نماز پڑھتے تو ان کے ہاتھ ان کے کانوں کے برابر ہوتے گویا کہ وہ پنکھے ہوں۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ حسن اور حمید بن ہلال نے نبی ﷺ کے اصحاب میں سے کسی صحابی کو مستثنیٰ نہیں کیا ہے۔

۳۰-حضرت وائل بن حجرؓ نے کہا کہ میں

٢٩-حـدثـنـا مـوسى بن اسماعيل حدثنا أبو هلال عن حميد بن هلال. (الحديث حسن بهذا السند)

٣٠-حـدثـنـا مـحـمـد بن مقاتل أنبأنا عبد الله أنبأنا زائدة بن قدامة حدثنا عاصم بن كليب الجرمي، حدثنا أبي أن وائل بن حجرقال: (الحديث حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

حجر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت لأنظرن إلی صلاة رسول اللهﷺ كيف يصلی؟ قال فنظرت إليه قال فكبر و رفع يديه ثم لما أراد أن يركع رفع يديه مثلها ثم رفع رأسه فرفع يديه مثلها ثم كنت بعد ذلك فی زمان فيه برد عليهم جل الثياب تحرك أيديهم من تحت الثياب.

قال البخاری: و لم يستثن وائل بن حجرؓ من أصحاب النبیﷺ أحدا إذا صلوا مع النبیﷺ أنه لم يرفع يديه.

۳۱- قال ابن مسعود:

نے سوچا کہ جا کر رسول اللہﷺ کی نماز دیکھوں کہ آپؐ کیسے پڑھتے ہیں، میں نے آپؐ کی طرف دیکھا، آپ نے اللہ اکبر کہا اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا تو اسی طرح اٹھایا پھر جب (رکوع سے) اپنا سر اٹھایا تو اپنے ہاتھوں کو اسی کے مثل اٹھایا۔ پھر ٹھنڈی کے زمانے میں، میں نے آپؐ کو اور صحابہ کرامؓ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا وہ موٹے اور بھاری کپڑے پہنے ہوئے تھے، ان کے ہاتھ کپڑوں کے نیچے حرکت کرتے تھے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ وائل بن حجرؓ نے رسول اللہﷺ کے صحابہ میں سے کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے ہاتھ نہیں اٹھایا۔

۳۱- حضرت عبد اللہ بن مسعود نے

Www.IslamicBooks.Website

ألا أصلي لكم صلاة رسول الله ﷺ فصلي و لم يرفع يديه إلا مرة.

و قال أحمد بن حنبل عن يحيى بن آدم قال: نظرت في كتاب عبدالله ابن ادريس عن عاصم بن كليب ليس فيه ثم لم يعد، فهذا أصح لأن الكتاب أحفظ عند أهل العلم لأن الرجل يحدث بشيء ثم يرجع إلى الكتاب فيكون كما في الكتاب.

فرمایا: کیا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟ پھر انہوں نے نماز پڑھی اور ایک ہی مرتبہ ہاتھ اٹھایا۔

امام احمد بن حنبلؒ یحییٰ بن آدم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن ادریس کی کتاب میں دیکھا جو عاصم بن کلیب سے مروی ہے، اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ "انہوں نے دوبارہ ہاتھ نہیں اٹھایا" اور یہ زیادہ صحیح ہے، اس لئے کہ جو چیز نوشتہ میں ہو وہ اہل علم کے نزدیک زیادہ محفوظ مانی جاتی ہے۔ آدمی کوئی چیز بیان کرتا ہے پھر کتاب کی طرف رجوع کرتا ہے اور جس طرح کتاب میں ہوتا ہے اسی طرح مانا جاتا ہے۔

۳۱- قال البخاري: و يروى عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمٰن بن الأسود عن علقمة قال، قال ابن مسعود. (الحديث حسن)

Www.IslamicBooks.Website

۳۲-عن عبد اللّٰه قال: علمنا رسول الله ﷺ الصلاة فقام فكبر و رفع يديه ثم ركع و طبق يديه فجعلها بين ركبتيه، فبلغ ذلك سعدا فقال صدق أخي كنا نفعل ذلك في أول الإسلام، ثم أمرنا بهذا.

۳۲-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز سکھائی۔ آپؐ کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا پھر رکوع کیا اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر گھٹنوں کے درمیان کرلیا۔ یہ بات سعد بن ابی وقاص کو معلوم ہوئی تو انہوں نے کہا میرے بھائی نے سچ کہا، ابتدائے اسلام میں ہم ایسے ہی کرتے تھے پھر ہمیں یہ حکم دیا گیا (کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں)۔

قال البخاری: و هذا المحفوظ عند أهل النظر من حديث عبد الله بن مسعود.

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ اہل علم کے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ حدیث زیادہ محفوظ ہے۔

۳۳-عن البراء أن النبي

۳۳-حضرت براءؓ نے بیان کیا کہ

۳۲-حدثنا الحسن بن الربيع حدثنا ابن ادريس عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمٰن بن الأسود حدثنا علقمة أن عبد الله. (الحديث حسن بهذا السند)

۳۳- و حدثنا الحميدی حدثنا سفيان عن يزيد بن أبی زياد ههنا عن ابن أبی ليلی عن البراء (الحديث بهذا السند ضعيف)

Www.IslamicBooks.Website

صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه إذا كبر.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

قال سفيان: لما كبر الشيخ لقنوه ثم لم يعد.

سفیان کہتے ہیں کہ جب شیخ (یزید بن ابی زیاد) بوڑھے ہو گئے تو انہوں نے لوگوں سے یہ الفاظ بھی کہے "ثم لم یعد" (پھر انہوں نے ہاتھ نہیں اٹھایا).

قال البخاري: و كذلك روى الحفاظ من سمع من يزيد بن ابى زياد: قديما منهم الثورى و شعبة و زهير ليس فيه ثم لم يعد.

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دوسرے حفاظ حدیث جنہوں نے یزید بن ابی زیاد سے اس روایت کو پہلے سنا ہے جن میں سفیان، شعبہ اور زہری ہیں، ان کی روایت میں یہ الفاظ "ثم لم یعد" (پھر انہوں نے ہاتھ نہیں اٹھایا) نہیں ہیں۔

٣٤(أ)–عن البراء قال: كان النبى صلى الله عليه وسلم يرفع يديه إذا كبر حذو أذنيه.

۳۴(الف)–حضرت براءؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر اٹھاتے تھے۔

٣٤(أ)–حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن يزيد بن ابى زياد عن ابن ابى ليلى عن البراء. (الحديث بهذا السند ضعيف)

Www.IslamicBooks.Website

٣٤ (ب) – عـن البـراء رضـى الله تعالىٰ عنه قال: رأيـت الـنبـى ﷺ يـرفـع يديه إذا كبر ثم لم يرفع.

قـال البـخـارى: و إنـمـاروى ابن أبى ليلى هذا مـن حـفظه، فأما من حدث عـن ابـن أبى ليلى من كتابه فـإنـمـا حـدث عن ابن أبى ليـلـى عـن يـزيـد فـرفـع الـحديث إلى تلقين يزيد، و الـمـحـفـوظ مـا روى عنـه الثـورى و شـعـبـة و ابـن عيينة قديما.

۳۴(ب)-حضرت براءؓ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اس کے بعد پھر نہیں اٹھاتے تھے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ نے اس کو اپنے حافظے سے روایت کیا ہے۔پس جس نے اس کو ابن ابی لیلیٰ کی کتاب سے نقل کر کے بیان کیا ہے اس نے" ابن ابی لیلی عن یزید" کی سند سے اس کو نقل کیا ہے اور یزید بن ابی زیاد نے جو زیادتی بیان کی ہے اس کو بھی نقل کر دیا ہے لیکن صحیح وہ ہے جس کو سفیان ثوری، شعبہ اور سفیان بن عیینہ نے یزید سے روایت کیا ہے جو کہ پہلے ہے۔(یعنی یزید کے بوڑھے ہونے سے پہلے)۔

٣٤(ب)-قال: البخارى و روى و كيع عن ابن ابى ليلى عن أخيه عيسى و الحكم بن عتيبة عن ابن أبى ليلى عن البراء (الحديث معلق بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

۳۵-قال البخاری: فأما احتجاج بعض من لا یعلم بحدیث وکیع عن الأعمش عن المسیب بن رافع عن تمیم بن طرفة عن جابر بن سمرة قال: دخل علینا النبی ﷺ و نحن رافعوا أیدینا فی الصلاة، فقال: ما لی أراکم رافعی أیدیکم کأنها أذناب خیل شمس، اسکنوا فی الصلاة فإنما کان هذا فی التشهد لا فی القیام کان یسلم بعضهم علی بعض فنهی النبی ﷺ عن رفع الأیدی فی التشهد

۳۵- امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ بعض نادان لوگ اس حدیث کو حجت بناتے ہیں جس کو وکیع نے اعمش سے اور انہوں نے میبّب بن رافع سے اور انہوں نے تمیم بن طرفہ سے اور انہوں نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے پاس آئے اس وقت ہم نماز میں اپنے ہاتھوں کو اٹھا رہے تھے، آپؐ نے فرمایا: کیا بات ہے کہ میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنے ہاتھوں کو اٹھا رہے ہو گویا کہ وہ کسی سرکش گھوڑے کی دم ہے، تم نماز میں سکونت اختیار کرو۔ یہ درحقیت تشہد میں تھا نہ کہ قیام میں، اسی طرح لوگ ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے تھے، چنانچہ نبی کریم ﷺ

۳۵-(الحدیث صحیح)

Www.IslamicBooks.Website

،ولا يحتج بهذا من له حظ من العلم هذا معروف مشهور لا اختلاف فيه، ولو كان كما ذهب إليه لكان رفع الأيدى فى اول التكبيرة وأيضا تكبيرات صلاة العيد منهيا عنها لم يستثن رفعا دون رفع.

٣٦-عن عبيد اللّٰه بن القبطية قال: سمعت جابر بن سمرة يقول: كنا إذا صلينا خلف النبى ﷺ قلنا السلام عليكم السلام عليكم. فأشار مسعر بيده

نے تشہد میں ہاتھ اٹھاتے نے سے منع کر دیا۔ لہٰذا اس کو وہ شخص حجت نہیں بنا سکتا جس کو ذرا بھی علم ہے، یہ معروف و مشہور بات ہے، جس میں کوئی اختلاف نہیں اور اگر ایسی بات ہوتی جیسے یہ لوگ کہتے ہیں تو تکبیر تحریمہ اور نماز عید کی تکبیروں میں بھی ہاتھ کا اٹھانا منع ہوتا ہے، اس لئے کہ آپؐ نے کسی رفع یدین کو مستثنیٰ نہیں کیا ہے۔

۳۶-عبید اللہ بن قبطیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے جابر بن سمرۃ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم السلام علیکم، السلام علیکم کہتے تھے اور مسعر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو رسول اللہ

٣٦-وقد ثبت حديث حدثناه أبو نعيم حدثنا مسعر عن عبيد اللّٰه بن القبطية قال: سمعت جابر بن سمرة يقول. (الحديث صحيح)

Www.IslamicBooks.Website

فقال ما بال هؤلاء يؤمون بأيديهم كأنها أذناب خيل شمس، إنما يكفي أحدهم أن يضع يده على فخذه ثم يسلم على أخيه من عن يمينه و من عن شماله.

قال البخاری: فليحذر امرء أن يتقول على رسول الله ﷺ ما لم يقل، قال الله عز و جل:

﴿فليحذر الذين يخالفون عن أمره أن تصيبهم فتنة أو يصيبهم عذاب اليم﴾ (النور: ٦٣)

٣٧–عن سفيان بن

ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہیں، گویا کہ وہ کسی سرکش گھوڑے کی دم ہے ان کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کو اپنے ران پر رکھیں، پھر اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیریں۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ پس آدمی اس بات سے ڈرے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو آپؐ نے نہیں کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے، یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔

۳۷- سفیان بن عبد الملک نے

٣٧–حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان بن عبد الملك. (الحديث مقطوع)

Www.IslamicBooks.Website

عبد الملك قال: سألت سعيد بن جبير عن رفع اليدين فى الصلاة فقال: هو شئ تزين به صلاتك.

بیان کیا ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے نماز میں رفع یدین کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ ایسی چیز ہے جس سے تم اپنی نماز کو مزین کرتے ہو۔

۳۸-عن نافع أن ابن عمر كان يكبر بيديه حين يستفتح و حين يركع و حين يقول سمع اللّٰه لمن حمده و حين يرفع رأسه من الركوع و حين يستوى قائما ، قلت لنافع كان ابن عمر يجعل الأول أرفعهن قال لا.

۳۸- نافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور سمع اللّٰه لمن حمده کہہ کر پوری طرح کھڑے ہو جاتے تو اسی طرح ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ میں نے نافع سے کہا کہ کیا ابن عمر تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو کچھ زیادہ اٹھاتے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں۔

قال أبو عبد اللّٰه: و لم

ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ اہل حجاز و اہل

۳۸-حدثنا محمود أنبأنا عبد الرزاق أنبأنا ابن جريج أخبرنى نافع. (الحديث موقوف و لكنه جاء متصلا عن ابن عمر رقم ۲، ۴۰، ۵۱)

Www.IslamicBooks.Website

يثبت عند أهل النظر ممن أدركنا من أهل الحجاز و أهل العراق منهم عبد الله بن الزبير و علی بن عبد الله بن جعفر و يحی بن معين و أحمد بن حنبل و إسحاق بن راهويه، هؤلاء أهل العلم من بين أهل زمانهم، فلم يثبت

عراق میں سے جتنے بھی صاحب نظر کو ہم نے پایا جن میں عبداللہ بن زبیر، علی بن عبداللہ بن جعفر، یحیٰ بن معین، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ ہیں، ان لوگوں کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے رفع یدین کا ترک کرنا ثابت نہیں، اور نہ ہی کسی صحابی سے یہ ثابت ہے کہ انہوں نے رفع یدین نہیں کیا۔

عند أحد منهم علم فی ترك رفع الأيدی عن النبی ﷺ و لا عن أحد من أصحاب النبی ﷺ أنه لم يرفع يديه.

۳۹-عن الحسن و ابن شهاب أنهما كانا يقولان: إذا كبر أحدكم للصلاة فليرفع يديه حين يكبر و حين يرفع رأسه من الركوع.

۳۹-حسن اور ابن شہاب کہتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی نماز کیلئے تکبیر (تحریمہ) کہے تو اپنے ہاتھوں کو تکبیر کے وقت اٹھائے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھائے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھائے۔

۳۹-حدثنا محمد بن مقاتل حدثنا عبد الله أنبأنا هشام عن الحسن و ابن شهاب. (الحديث مقطوع بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

وكان ابن سيرين يقول: هومن تمام الصلاة.

٤٠ –عن عبد الله بن عمر قال: رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح التكبير فى الصلاة رفع يديه حين يكبر حتى يجعلها حذو منكبيه، و إذا كبر للركوع فعل مثل ذلك و إذا قال سمع الله لمن حمده فعل مثل ذلك و قال ربنا و لك الحمد، ولا يفعل ذلك حين يسجد ولا حين يرفع رأسه من السجود.

قال البخاری: و کان ابن

ابن سیرین کہتے تھے کہ وہ نماز کو پوری کرنے والی چیزوں میں سے ہے۔

۴۰ – حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپؐ نماز کیلئے تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے اور جب رکوع کیلئے اللہ اکبر کہتے تو اسی طرح کرتے تھے، اور جب سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہتے تو اسی طرح کرتے تھے اور ربنا ولک الحمد کہتے اور جب سجدہ میں جاتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے تو ایسا نہیں کرتے تھے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن

٤٠ –حدثنا أبو اليمان أنبأنا شعيب عن الزهرى عن سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر. (الحديث صحيح بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

المبارك يرفع يديه وهو أكبر أهل زماه علما فيما يعرف فلو لم يكن عنده من لا يعلم من السلف علم فاقتدى بابن المبارك فيما اتبع الرسول و أصحابه و التابعين لكان أولى به من أن ينبه من لا يعلم، و العجب أن يقول أحدهم كان ابن عمر رضى الله عنه صغيرا في عهد النبي ﷺ و لقد شهد النبي ﷺ لابن عمر بالصلاح.

مبارک اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور وہ اپنے زمانے میں سب سے بڑے عالم تھے۔ پس جس کے پاس سلف کے بارے میں علم نہ ہو وہ ابن مبارک کی اقتداء کرے، اس چیز میں جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ کے صحابہؓ اور تابعین کی اتباع کی ہے اور یہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ اس شخص کے قول کو اختیار کرے جسے علم نہیں اور یہ کہنا بہت ہی عجیب و غریب ہے کہ ابن عمرؓ نبی ﷺ کے زمانے میں چھوٹے تھے، حالانکہ نبی ﷺ نے ابن عمرؓ کے صالح ہونے کی گواہی دی ہے۔

٤١ - عن حفصة أن رسول الله قال: " إن عبد الله

۴۱- حضرت حفصہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ بن عمرؓ

٤١ - حدثنا يحى بن سليمان حدثنا ابن وهب عن يونس عن سالم بن عبد الله عن أبيه عن حفصة. (الحديث حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

ابن عمر رجل صالح".

٤٢ – حدثنا سفيان قال: قال عمر و قال ابن عمر رضي الله عنه إني لأذكر عمر حين أسلم فقالوا صبأ عمر صبأ، فجاء العاص بن وائل فقال صبأ عمر صبأعمر فمه فأنا له جار فتركوه.

قال البخاري: و طعن من لا يعلم، فقال في وائل بن حجر إن وائل بن حجر من أبناء ملوك اليمن و قدم على النبي ﷺ فأكرمه و أقطع له أرضا و بعث معه معاوية بن أبي سفيان. (الحديث حسن)

صالح آدمی ہیں۔

۴۲-سفیان نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ عمرؓ جب اسلام لائے تو لوگوں نے کہا کہ عمر لادین ہو گئے، اتنے میں عاص بن وائل آئے اور کہنے لگے کہ عمرؓ لادین ہو گئے تو کیا ہوا میں ان کو پناہ دیتا ہوں، پھر لوگوں نے انہیں چھوڑ دیا۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ جنہیں اس مسئلے کے بارے میں علم نہیں وہ یہ بھی عیب لگاتے ہیں کہ وائل بن حجر (جن سے رفع یدین کے بارے میں حدیث آئی ہے) وہ یمن کے بادشاہوں کی اولاد ہیں، وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپؐ نے ان کی عزت کی اور ان کو زمین

---

٤٢ –حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان (الحديث صحيح)

Www.IslamicBooks.Website

٤٣ - عن علقمة بن وائل عن أبيه أن النبى ﷺ أقطع له أرضا و بعث معه معاوية ابن أبى سفيان.

۴۳۔علقمہ بن وائل سے ان کے باپ (وائل بن حجر) نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو زمین کا ایک ٹکڑا عطا کیا اور ان کے ساتھ معاویہ بن ابوسفیانؓ کو بھیجا۔ایک کا ٹکڑا عطا کیا اور ان کے ساتھ معاویہؓ بن ابوسفیانؓ کو بھیجا (اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمیشہ نماز نہیں پڑھتے تھے، اس لئے ان کی روایت کو آپؐ کے ہمیشہ کے عمل پر شاہد نہیں مانا جائے گا)۔

٤٤ -عن علقمة بن وائل عن أبيه أن النبى ﷺ أقطع له أرضا بحضر موت.

قال البخارىؒ: و قصة وائل بن حجر مشهورة عند أهل العلم و ما ذكر

۴۴- علقمہ بن وائل سے ان کے باپ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے انہیں حضر موت میں زمین کا ایک ٹکڑا دیا۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ وائل بن حجرؓ کا قصہ اہل علم کے نزدیک معروف و مشہور ہے، انہوں نے کئی بار نبی ﷺ سے

٤٣-أخبرنا حفص بن عمر حدثنا جامع بن مطر عن علقمة بن وائل عن أبيه. (الحديث بهذا السند حسن)

٤٤-أخبرنا حفص بن عمر قال حدثنا جامع بن مطر عن علقمة بن وائل عن أبيه . (الحديث حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

النبی ﷺ مرة بعد مرة ولو ثبت عن ابن مسعود و البراء و جابر رضی الله عنهم عن النبی ﷺ شئ لكان فی علل هؤلاء الذین لا یعلمون أنهم یقولون إذا ثبت الشئ عن النبی ﷺ أن رؤساءنا لم یأخذوا هذا بمأخوذ لما یریدون الحدیث للالغاء برأیهم.

و لقد قال وقیع: من طلب الحدیث كما جاء فهو صاحب سنة، ومن طلب الحدیث لیقوی هواه فهو صاحب بدعة یعنی أن الإنسان ینبغی أن یلغی رأیه

حدیثیں بیان کی ہیں اور آپؐ کا ذکر کیا ہے (نہ کہ ایک ہی بار) اور اگر کوئی چیز (وائل بن حجر کے بجائے) ابن مسعود، براء اور جابر رضی اللہ عنہم سے ثابت ہو کہ انہوں نے نبیؐ سے نقل کیا ہے تو یہ نادان لوگ اس کی بھی تاویلیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر یہ چیزیں نبیؐ سے ثابت ہیں تو ہمارے بڑے علماء و سرداروں نے اس کا دوسرا معنی لیا ہے کیوں کہ وہ اپنی رائے کے سامنے حدیثوں کو بھی رد کر دیتے ہیں۔

وکیع کہتے ہیں کہ جس نے حدیث کو اسی طرح طلب کیا جیسے وہ آئی ہے وہ صاحب سنت ہے اور جس نے حدیث اسلئے طلب کیا تا کہ اپنی خواہش کو تقویت دے تو وہ بدعتی ہے یعنی انسان پر واجب ہے کہ وہ حدیث رسول کے مقابلے میں

Www.IslamicBooks.Website

لحديث النبي ﷺ.

٤٥ - حيث يثبت الحديث ولا يعلل بعلل لايصح ليقوى هواه، وقد ذكر عن النبي ﷺ لا يؤمن أحدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به. (الحديث ضعيف)

وقد قال معمر: أهل العلم كان الأول فالأول أعلم وهؤلاء الآخر فالآخر عندهم أعلم.

ولقد قال ابن المبارك

اپنی رائے کو ترک کردے۔

۴۵- جب حدیث صحیح ثابت ہو اور اس میں کسی قسم کی علت نہ ہو تو اس کے اپنی خواہش کی تقویت کیلئے استعمال کرنا درست نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنی خواہشات کو اس چیز کے تابع نہ بنادے جس کو میں لے کر آیا ہوں۔

معمر کہتے ہیں کہ اہل علم میں جو پہلے گزرے ہیں وہ زیادہ جاننے والے ہیں پھر جو ان کے بعد ہوئے ہیں وہ زیادہ جاننے والے ہیں اور متاخرین کے نزدیک بعد میں آنے والے لوگ پہلے لوگوں سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

عبد اللہ بن مبارکؒ کہتے ہیں کہ میں

٤٥ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا عبد الأعلى بن مسهر حدثنا عبد الله بن العلاء بن زبر حدثنا عمرو بن المهاجر (الحديث مقطوع بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

كنت أصلي إلى جنب النعمان بن ثابت فرفعت يدي فقال إنما خشيت أن تطير فقلت إن لم أطر في أوله لم أطر في الثانية.

قال وكيعؒ: رحمة الله على ابن المبارك كان حاضر الجواب فتحير الآخر وهذا أشبه من الذين عادون في غيهم إذا لم ينصروا.

٤٦- أخبرني سالم بن عبد الله يعني ابن عمر قال:

نعمان بن ثابت کے بغل میں نماز پڑھ رہا تھا، میں نے رفع یدین کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے خوف ہوا کہ تم اڑنے والے ہو، میں نے کہا کہ اگر میں پہلی بار (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت جب ہاتھ اٹھایا تھا) میں نہیں اڑا تو دوسری بار میں بھی نہیں اڑوں گا۔

وکیع کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ابن مبارک پر رحم کرے ان کی حاضر جوابی سے ان کا مدمقابل حیران رہ گیا۔ یہ ان لوگوں کے مشابہ ہے جو اپنی گمراہی میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں اگر ان کی مدد نہ کی جائے (اور ہلاکت سے انہیں نہ بچایا جائے)۔

۴۶- سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

٤٦-حدثنا عبد الله بن صالح حدثني الليث حدثني يونس عن ابن شهاب أخبرني سالم بن عبد الله يعني ابن عمر (الحديث ضعيف بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

رأيت رسول الله إذا قام إلى الصلاة رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه ثم يكبر و يفعل حين يرفع رأسه من الركوع و يقول سمع الله لمن حمده ولا يرفع حين يرفع رأسه من السجود.

٤٧ - محارب بن دثار قال: رأيت عبد الله بن عمر إذا افتتح الصلاة كبر و رفع يديه و إذا أراد أن يركع رفع يديه و إذا رفع رأسه من الركوع.

دیکھا جب آپؐ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے برابر اٹھاتے پھر اللہ اکبر کہتے اور جب آپؐ رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو رفع یدین کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے۔

۴۷- محارب بن دثار نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

---

٤٧ --حدثنا أبو النعمان حدثنا عبد الواحد بن زياد حدثنا محارب بن دثار (الحديث موقوف لكنه جاء متصلا تحت رقم: ٢، ٤٠، ٥١)

Www.IslamicBooks.Website

٤٨ –عن ابن عمر أنه كبر و رفع يديه و إذا ركع رفع يديه و إذا قال سمع الله لمن حمده رفع يديه، و يرفع ذلك ابن عمر إلى النبي ﷺ.

۴۸- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔

اور ابن عمرؓ اسے نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں۔

٤٩ – عن ابن الزبير قال: رأيت ابن عمر حين قام إلى الصلاة رفع يديه حتى يحاذى بأذنيه و حين يرفع رأسه من الركوع فاستوى قائما فعل مثل ذلك.

۴۹- ابن زبیرؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کو دیکھا جب وہ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے تھے۔

---

٤٨ –حدثنا العباس بن الوليد حدثنا عبد الأعلى حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر. (الحديث صحيح بهذا السند)

٤٩ –حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا معمر حدثنا إبراهيم بن طهمان عن ابن الزبير. (الحديث موقوف بهذا السند لكنه متصلا تحت رقم: ٢، ٤٠، ٥١)

Www.IslamicBooks.Website

٥٠-عـن نـافـع أن عبدالله رضى الله عنه كـان إذا استقبل الصلاة يـرفع يديه و إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع و إذا قام من السجدتين كبر و رفع يديه.

٥١-عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ كان إذا كبر رفع يديه و إذا رفع رأسه من الركوع.

٥٢-مكرر.

۵۰-نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور جب دونوں سجدوں سے (یعنی دو رکعتیں مکمل کر کے) کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۵۱-حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۵۲-دوبارہ

٥٠- حدثنا عبد الله بن صالح حدثنا الليث حدثني نافع. (الحديث موقوف بهذا السند)

٥١-حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا حماد بن سلمة عن أيوب عن نافع عن ابن عمر. (الحديث صحيح بهذا السند)

٥٢-حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا حماد بن سلمة عن أيوب عن نافع عن ابن عمر. (الحديث صحيح بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

٥٣-عـن مـالك بـن الحويرث أن النبي ﷺ كان إذا دخل فى الصلاة رفع يديه إلى فروع أذنيه و إذا رفع رأسه من الركوع فعل مثله.

۵۳- مالک بن حویرثؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو کان کے اوپر کے حصے تک اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اسی طرح کرتے تھے۔

٥٤-حدثنا محمود و قال ابن علية أنبأنا خالد أن أبا قلابة كان يرفع يديه إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع و كان إذا سجد بدأ بركبتيه، و كان إذا قام أرم على يديه قال و كان يطمئن فى الركعة الأولى ثم يقوم.

۵۴-ہم سے محمود نے بیان کیا اور ابن علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں خالد نے خبر دیا کہ ابوقلابہ جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب سجدہ میں جاتے تو اپنا گھٹنا پہلے زمین پر رکھتے اور جب کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے اور پہلی رکعت میں اطمینان سے بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے۔

٥٣-حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا حماد بن سلمة أنبأنا قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحويرث

Www.IslamicBooks.Website

وذكر عن مالك بن الحويرث رضى الله عنه

٥٥-عن طاوس أن ابن عباس كان إذا قام إلى الصلاة رفع يديه حتى يحاذى أذنيه و إذا رفع رأسه من الركوع و استوى قائما فعل مثل ذلك.

٥٦- عن أبى هريرة رضى الله عنه قال: كان رسول الله يرفع يديه حذو منكبيه حين يكبر يفتتح الصلاة و حين يركع.

مالک بن حویرث سے بھی اسی طرح روایت آئی ہے۔

۵۵-حضرت طاؤس کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے تب بھی ایسے ہی کرتے تھے۔

۵۶-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول ﷺ اپنے ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے جب اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جاتے۔

٥٥-أخبرنا عبد الله بن محمد أنبأنا ابو عامر حدثنا إبراهيم بن طهمان عن أبى الزبير عن طاوس أن ابن عباس (الحديث موقوف بهذا السند)

٥٦-حدثنا محمد بن مقاتل أنبأنا عافية أنبأنا إسماعيل حدثنى صالح ابن كيسان عن الأعرج عن أبى هريرة. (الحديث حسن بهذا السند)

٥٧- عن نافع أن عبدالله ابن عمر رضى الله عنه كان إذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه و إذا رفع رأسه من الركوع.

۵۷- حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو بھی اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

٥٨-أنبأنا عبد الله بن عجلان قال: سمعت النعمان بن أبى عياش يقول: لكل شئ زينة و زينة الصلاة أن ترفع يديك إذا كبرت و إذا ركعت و إذا رفعت رأسك من الركوع.

۵۸-عبداللہ بن عجلان نے بیان کیا کہ میں نے نعمان بن ابی عیاش سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ ہر چیز کیلئے زینت ہے اور نماز کی زینت یہ ہے کہ جب تم تکبیر (تحریمہ) کہو اور جب رکوع کرو اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاؤ تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ۔

٥٩- عن القاسم بن

۵۹-قاسم بن مخیمرہ سے روایت

٥٧- حدثنا إسماعيل عن نافع. (الحديث موقوف بهذا السند)

٥٨-حدثنا محمد بن مقاتل أنبأنا عبد الله بن عجلان قال سمعت النعمان بن ابى عياش يقول: (الاثر سنده حسن)

٥٩- حدثنا محمد بن مقاتل أنبأنا عبد الله أنبأنا الأوزاعى حدثنى حسان بن عطية عن القاسم بن مخيمرة. (الاثر بهذا السند صحيح)

Www.IslamicBooks.Website

مخيمرة قال: رفع الأيدى للتكبير قال أراه حين ينحني.

٦٠-عن عطاء قال رأيت جابر بن عبد الله و أباسعيد الخدرى و ابن عباس و ابن الزبير يرفعون أيديهم حين يفتتحون الصلاة و إذا ركعوا وإذا رفعوا رؤوسهم من الركوع.

٦١-انبأنا عكرمة بن عمار قال:رأيت سالم بن عبد الله و القاسم بن محمد و عطاء و مكحولا يرفعون أيديهم فى

ہے انہوں نے کہا: ہاتھوں کو تکبیر کے وقت اٹھانا، میرا خیال ہے یہ اس وقت ہے جب آدمی جھکنے لگے۔

۶۰-عطاء نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابوسعید خدری، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ اپنے ہاتھوں کو اس وقت اٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے۔

۶۱-عکرمہ بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبد اللہ، قاسم بن محمد، عطاء اور مکحول کو دیکھا وہ نماز میں جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو اپنے

٦٠-حدثنا مقاتل عن عبد الله أنبأنا شريك عن ليث عن عطاء. (الاثر بهذا السند ضعيف لكنه فى الشواهد)

٦١-حدثنا محمد بن مقاتل أنبأنا عبد الله أنبأنا عكرمة بن عمار. (الاثر حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

الصلاة إذا ركعوا و إذا رفعوا.

٦٢-عن ليث عن عطاء و مجاهد أنهما كانا يرفعان أيديهما في الصلاة، و كان نافع و طاوس يفعلانه.

٦٣-و عن ليث عن ابن عمر و سعيد بن جبير و طاوس و أصحابه أنهم كانوا يرفعون أيديهم إذا ركعوا

٦٤- حدثنا عاصم قال رأيت أنس بن مالك إذا افتتح الصلاة كبر و رفع يديه و يرفع يديه

ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۶۲-لیث سے روایت ہے کہ مجاہد اور عطاء نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور نافع و طاؤس بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۶۳-لیث سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ، سعید بن جبیر اور طاؤس اور ان کے ساتھی جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۶۴-عاصم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور جب

٦٢-و قال جرير عن ليث عن عطاء و مجاهد. (الأثر بهذا السند ضعيف)

٦٣- الأثر صحيح.

٦٤-حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد الواحد بن زياد حدثنا عاصم. (الحديث بهذا السند موقوف على أنس و سنده صحيح)

Www.IslamicBooks.Website

كلما ركع و رفع رأسه من الركوع.

جب رکوع کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

٦٥- عن مالك بن الحويرث قال: رأيت النبي ﷺ يرفع يديه إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع حتى يحاذي بهما فروع أذنيه.

۶۵- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے اوپری حصے کے برابر اٹھاتے تھے۔

٦٦- و قال عبد الرحمٰن بن مهدي عن الربيع بن الصبيح قال: رأيت محمدا و الحسن و أبا نضرة و القاسم بن محمد و عطاء و طاوسا ومجاهدا و الحسن بن مسلم و نافعا و ابن أبي نجيح إذا افتتحوا الصلاة رفعوا أيديهم و إذا ركعوا و إذا رفعوا

۶۶- عبد الرحمٰن بن مہدی ربیع بن صبیح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے محمد، حسن، ابونضرہ، قاسم بن محمد، عطاء، طاؤس، مجاہد، حسن بن مسلم، نافع اور ابن ابی نجیح کو دیکھا جب وہ نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب

٦٥- حدثنا خليفة بن خياط حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة أن نصر بن عاصم حدثهم عن مالك بن الحويرث رضي الله عنه. (الحديث بهذا السند حسن)

٦٦- الأثر صحيح.

Www.IslamicBooks.Website

رؤوسهم من الركوع.

٦٧-قال البخاری: وهؤلاء أهل مكة و أهل المدينة و أهل اليمن وأهل العراق قد تواطأوا على رفع الأيدی.

و قال و كيع عن الربيع قال: رأيت الحسن و مجاهدا و عطاء و طاوسا و قيس بن سعد والحسن بن مسلم يرفعون أيديهم إذا ركعوا وإذا سجدوا.

و قال عبد الرحمٰن بن مهدی هذا من السنة.

٦٨-وقال عمر بن يونس

رکوع سے سر اٹھاتے۔

٦٧- بخاریؒ کہتے ہیں کہ یہ مکہ، مدینہ، یمن اور عراق کے لوگ ہیں جن کا رفع یدین پر اتفاق ہے۔

وکیع ربیع سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے حسن، مجاہد، عطاء، طاؤس، قیس بن سعد اور حسن بن مسلم کو دیکھا کہ جب وہ رکوع اور سجدہ میں جانے لگتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ یہ سنت ہے۔

٦٨-اور عمر بن یونس کہتے ہیں کہ

٦٧- الأثر حسن بهذا السند۔

٦٨-الأثر حسن بهذا السند۔

Www.IslamicBooks.Website

حدثنا عكرمة بن عمار قال: رأيت القاسم و طاوسا و مكحولا و عبد اللّٰه بن دينار و سالما يرفعون أيديهم إذا استقبل أحدهم الصلاة و عند الركوع و عند السجود.

ہم سے عکرمہ بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے قاسم طاؤس، مکحول، عبد اللہ بن دینار اور سالم کو دیکھا وہ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے اور جب رکوع اور سجدہ میں جانے لگتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

٦٩- و قال وكيع عن الأعمش عن إبراهيم أنه ذكر له حديث وائل بن حجر أن النبي ﷺ كان يرفع يديه إذا ركع و إذا سجد.

قال إبراهيم: لعله كان فعله مرة و هذا ظن منه لقوله فعله مرة، مع أن وائلا ذكر أنه رأى النبي ﷺ و أصحابه

٦٩- اور وکیع کہتے ہیں کہ اعمش سے روایت ہے کہ ابراہیم نخعیؒ نے ان سے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو بیان کیا کہ نبی ﷺ جب رکوع و سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

ابراہیم نے کہا کہ شاید آپؐ نے ایک مرتبہ ایسا کیا ہو۔ انکا یہ کہنا کہ شاید آپؐ نے ایک ہی مرتبہ کیا ہو ان کا محض گمان ہے، کیوں کہ وائل بن حجرؓ نے یہ

٦٩- الحديث معلق بهذا السند.

Www.IslamicBooks.Website

غیر مرة یرفعون أیدیهم ولا یحتاج وائل إلی الظنون لأن معاینته أکثر من حسبان غیره.

بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ اور آپؐ کے اصحابؓ کو کئی مرتبہ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور وائل بن حجرؓ کو ان کے گمان کی ضرورت نہیں، اس لئے کہ ان کا دیکھنا غیر کے گمان کرنے سے زیادہ اہم ہے۔

قال البخاری قد بینه زائدة.

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ اس کو زائدہ نے بیان کیا ہے۔

۷۰-عن وائل بن حجر أخبره قال: قلت: لأنظرن إلی صلاة رسول الله ﷺ کیف یصلی فکبر و رفع یدیه فلما رکع رفع یدیه فلما رفع رأسه رفع یدیه بمثلها، ثم رأیتهم بعد ذلك فی زمان فیه برد، فرأیت الناس علیهم

۷۰- وائل بن حجرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ جا کر رسول اللہ ﷺ کی نماز کو دیکھوں کہ آپؐ کیسے پڑھتے ہیں، آپؐ نے اللہ اکبر کہا اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا پھر جب رکوع میں جانے لگے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا پھر جب اپنا سر اٹھایا تو اسی طرح اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اس کے بعد پھر میں نے انہیں ٹھنڈی کے زمانے میں دیکھا وہ موٹے

۷۰-فقال حدثنا عاصم حدثنا أبی أن وائل بن حجر أخبره. (الحدیث حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

جل الثياب تحرك أيديهم تحت الثياب.

فهذا وائل بين فى حديثه أنه رأى النبى ﷺ و أصحابه يرفعون أيديهم مرة بعد مرة.

کپڑے پہنے ہوئے تھے، ان کے ہاتھ کپڑے کے نیچے حرکت کرتے تھے۔

یہ وائل بن حجرؓ ہیں جنہوں نے اپنی حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ اور آپؐ کے اصحاب کو رفع یدین کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے کئی مرتبہ دیکھا۔

٧١-عن عاصم بن كليب عن أبيه أنه سمعه يقول: سمعت وائل بن حجر يقول: قدمت المدينة لأنظرن إلى صلاة رسول الله ﷺ فافتتح الصلاة فكبر و رفع يديه فلما رفع رأسه رفع يديه.

۷۱- عاصم بن کلیب سے ان کے باپ نے بیان کیا کہ میں نے وائل بن حجرؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں مدینہ آیا تاکہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو دیکھوں، آپؐ نے نماز شروع کی اور اللہ اکبر کہا اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا پھر جب (رکوع سے) آپؐ نے اپنا سر اٹھایا تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔

٧١-حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابن ادريس الكوفى حدثنا عاصم بن كليب عن أبيه أنه سمعه يقول سمعت وائل بن حجر يقول. (الحديث حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

٧٢-عن نافع أن عبد الله بن عمر كان إذا افتتح الصلاة رفع يديه و إذا رفع رأسه من الركوع.

۷۲-نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

٧٣-عن حميد عن أنس أنه كان يرفع يديه عند الركوع.

۷۳-حمید نے بیان کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب رکوع میں جاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

٧٤-حدثنا الحكم بن عتيبة قال: رأيت طاوسا يرفع يديه إذا كبر و إذا رفع رأسه من الركوع.

۷۴-حکم بن عتیبہ نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس کو دیکھا، وہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

قال البخاري: من زعم

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ جو لوگ یہ

٧٢-حدثنا إسماعيل بن أبي أويس حدثنا مالك عن نافع. (الحديث موقوف لكنه جاء متصلا برقم: ٢، ٤٠، ٥١)

٧٣-حدثنا عياش حدثنا عبد الأعلى حدثنا حميد عن أنس. (الحديث موقوف بهذا السند لكنه جاء متصلا و جاء ايضا فى كتاب المحلى: ٤/٩٢)

٧٤-حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا الحكم بن عتيبة. (الأثر حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

أن رفع الأيدى بدعة فقد طعن فى أصحاب رسول الله ﷺ و السلف من بعدهم و أهل الحجاز و أهل المدينة و أهل مكة و عدة من أهل العراق و أهل الشام و اهل اليمن و علماء أهل خراسان، منهم ابن المبارك حتى شيوخنا عيسى بن موسى و أبو أحمد و كعب

کہتے ہیں کہ رفع یدین بدعت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور ان کے بعد آنے والے سلف صالحین اور حجاز، مدینہ، مکہ، عراق، شام، یمن اور خراسان کے علماء پر عیب لگاتے ہیں۔ جن میں عبد اللہ بن مبارک اور ہمارے شیوخ عیسیٰ بن موسیٰ، ابو احمد، کعب بن سعید، حسن بن جعفیر، محمد بن سلام، علی بن حسن، عبد اللہ بن عثمان، یحیٰ بن یحیٰ، صدقہ، اسحاق اور ابن مبارک کے اکثر ساتھی ہیں۔

بن سعيد و الحسن بن جعفير و محمد بن سلام إلا أهل الرأى منهم، و على بن الحسن و عبد الله بن عثمان و يحى بن يحى و صدقة و إسحاق و عامة أصحاب ابن المبارك.

و كان الثورى و وكيع و بعض الكوفيين لا يرفعون أيديهم و قد رووا فى ذلك

ثوری، وکیع اور بعض کوفہ کے علماء اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے اور انہوں نے اس سلسلے میں بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں لیکن انہوں نے

Www.IslamicBooks.Website

أحاديث كثيرة ولم يعتبوا على من رفع يديه ولولا أنها حق ما رووا تلك الأحاديث أنه ليس لأحد أن يقول على رسول الله ﷺ ما لم يقل، ولم يفعل.

٧٥-لقول النبي ﷺ "من تقوّل عليّ ما لم أقل فليتبوأ مقعده من النار"

ولم يثبت عن أحد من أصحاب النبي ﷺ أنه لا يرفع يديه، وليس أسانيده أصح من رفع الأيدي.

٧٦-عن سالم بن عبد

ان لوگوں پر جو رفع یدین کرتے ہیں ناراضگی نہیں ظاہر کی ہے اور اگر رفع یدین حق نہ ہوتا تو وہ ان حدیثوں کی روایت نہ کرتے، اس لئے کہ کسی کیلئے یہ مناسب نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے نہیں کہی ہے اور جو کام آپ نے نہیں کیا ہے۔

۷۵- نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے اوپر ایسی بات گھڑی جسے میں نے نہیں کہی ہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

نبی ﷺ کے کسی صحابی سے یہ ثابت نہیں کہ وہ اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے۔ اور اس کی سندیں رفع یدین کی احادیث کی سندوں سے زیادہ صحیح نہیں ہیں۔

۷۶-سالم بن عبد اللہ سے ان کے

٧٥- الحديث حسن بهذا السند.

٧٦-حدثنا محمد بن أبي بكر المقدمي حدثنا معتمر عن عبيد الله بن عمر عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله.عن أبيه عن النبي ﷺ (الحديث صحيح بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

الله عن أبيه عن النبي ﷺ أنه كان يرفع يديه إذا دخل في الصلاة و إذا أراد أن يركع و إذا رفع رأسه و إذا قام من الركعتين يرفع يديه في ذلك كله و كان عبد الله يفعله.

٧٧-عن سالم عن أبيه قال: كان رسول الله ﷺ يرفع يديه إذا استفتح و إذا ركع رفع يديه و إذا رفع رأسه من الركوع.

٧٨-عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه قال: كان رسول الله ﷺ إذا افتتح

باپ نے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جانا چاہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور عبد اللہؓ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۷۷-سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جانا چاہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۷۸-حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو

٧٧-حدثنا قتيبة حدثنا هشيم عن الزهري عن سالم عن أبيه. (الحديث ضعيف بهذا السند)

٧٨-حدثنا عبد الله بن صالح حدثني الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال: أخبرني سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر قال: (الحديث ضعيف بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه و إذا أراد أن يركع و بعد ما رفع رأسه من الركوع.

اپنے مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے اور جب رکوع میں جانا چاہتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو بھی اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۷۹-عن ابن عمر أنه كان يرفع يديه إذا دخل في الصلاة و إذا ركع و إذا قال سمع الله لمن حمده و إذا قام من الركعتين يرفعهما.

۷۹-حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جانے لگتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور جب دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

و عن الزهري عن سالم عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه مثله.

زہری نے سالم سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

و زاد وكيع عن العمري عن نافع عن ابن عمر عن

اور وکیع عن العمری عن نافع عن ابن عمر کی سند سے جو روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں:

۷۹-حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب حدثنا عبد الوهاب حدثنا عبد الله عن نافع عن ابن عمر (الحديث بهذا السند ضعيف و لكنه جاء بسند صحيح رقم: ۲، ۴۰، ۵۱)

Www.IslamicBooks.Website

النبی ﷺ أنه كان يرفع يديه إذا ركع و إذا سجد.

آپؐ جب رکوع میں جانے لگتے اور جب سجدہ میں جانے لگتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۸۰-قال البخاری: و المحفوظ ما روى عبيد الله و أيوب و مالك وابن جريج و الليث و عدة من أهل الحجاز و أهل العراق عن نافع عن ابن عمر فی رفع الأيدی عند الركوع و إذا رفع رأسه من الركوع.

۸۰- امام بخاریؒ کہتے ہیں: لیکن محفوظ وہ روایت ہے جسے عبید اللہ، ایوب، مالک، ابن جریج، لیث اور حجاز و عراق کے علماء نے نافع سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رفع یدین رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت ہے.

و لو صح حديث العمری عن نافع عن ابن عمر لم يكن مخالفا للأول، لأن أولئك قالوا إذا رفع رأسه من الركوع فلو ثبت لاستعملنا كليهما و ليس هذا من

اور اگر عمری کی حدیث جسے نافع نے ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے صحیح تو وہ پہلی حدیث کے مخالف نہیں ہے، کیونکہ ان لوگوں نے یہ کہا ہے کہ جب وہ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تھے (تو رفع یدین کرتے تھے) پس اگر یہ حدیث ثابت ہے تو ہم دونوں کو استعمال

۸۰- (الأثر بهذا السند صحيح)

Www.IslamicBooks.Website

الـخـلاف الـذى يـخـالـف بـعـضـهـم بـعـضـا، لأن هذه زيـادة فـى الـفـعـل و الزيادة مقبولة إذا ثبت.

کریں گے اور یہ ان اختلافات میں سے نہیں ہے جن میں بعض بعض کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ یہ فعل میں زیادتی ہے اور زیادتی قبول کی جائے گی اگر صحیح ثابت ہو جائے۔

۸۱- عـن ابـن عمر و ابن عباس عـن النبى ﷺ قال: لا يـرفـع الأيـدى إلا فـى سبعة مـواطـن: فـى افتتاح الصلاة و استقبال القبلة وعلى الصفا و الـمـروة و بعرفات و بجمع و فى المقامين و عند الجمرتين.

۸۱-عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ہاتھ صرف سات جگہوں میں اٹھایا جائے، جب نماز شروع کی جائے اور قبلہ کی طرف منہ کیا جائے، صفا اور مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں، دونوں مقام اور دونوں جمروں کے پاس۔

۸۲- عـن ابـن عبـاس رضـى الله عنه عن النبى ﷺ

۸۲-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت

۸۱-و قـال و كـيـع عـن ابـن أبـى ليـلـى عـن نافع عن ابن عمر و عن ابن أبي ليلى عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس. (الأثر صحيح فى السند الأول و حسن فى الثانى)

۸۲-و قـال عـلـى بـن مسهـر عن ابن أبى ليلى عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس. (الأثر بهذا السند حسن)

Www.IslamicBooks.Website

و قال شعبة أن الحكم لم يسمع من مقسم إلا أربعة أحاديث ليس فيها هذا الحديث و ليس هذا من المحفوظ عن النبي ﷺ لأن أصحاب نافع خالفوا و حديث الحكم عن مقسم مرسل.

کرتے ہیں، شعبہ کہتے ہیں کہ حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سنی ہیں جن میں یہ حدیث نہیں ہے اور نبی ﷺ سے اسے روایت کرنا درست نہیں، اس لئے کہ نافع کے ساتھیوں نے مخالفت کی ہے اور حکم کی حدیث جو کہ مقسم سے مروی ہے مرسل ہے۔

٨٣-و قد روى طاوس و أبو جمرة و عطاء أنهم رأوا ابن عباس رفع يديه عند الركوع و إذا رفع رأسه من الركوع (الأثر صحيح)

٨٣-عطاء طاؤس اور ابو جمرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا انہوں نے رکوع میں جانے کے وقت اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔

مع أن حديث ابن أبي ليلى لو صح يرفع يديه في سبعة مواطن لم يقل في

ابن ابی لیلیٰ کی حدیث اگر صحیح مان لی جائے کہ ان سات جگہوں میں ہاتھ اٹھایا جائے، تو وکیع کی حدیث کے بارے میں یہ

Www.IslamicBooks.Website

حديث وكيع لا يرفع إلا في هذ المواطن فترفع في هذه المواطن و عند الركوع و إذا رفع رأسه حتى يستعمل هذه الأحاديث كلها وليس هذا من التضاد.

و قد قال هؤلاء أن الأيدي ترفع في تكبيرات العيدين الفطر و الأضحىٰ و هي أربع عشرة تكبيرة في قولهم و ليس هذا في حديث ابن أبي ليلى، و قال بعض الكوفيين يرفع يديه في تكبيرة الجنازة وهي أربع تكبيرات و هذه كلها زيادة على ابن ابي ليلى. و قد

نہیں کہا جائے گا کہ ان مقامات کے علاوہ میں رفع یدین جائز نہیں، بلکہ ان جگہوں میں ہاتھ اٹھایا جائے گا اور رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت بھی ہاتھ اٹھایا جائے گا تا کہ ساری حدیثوں پر عمل ہو سکے اس میں کوئی تضاد نہیں۔

یہ علماء کہتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی تکبیرات جن کی تعداد ان کے قول کے مطابق چودہ ہے ان میں بھی ہاتھوں کو اٹھایا جائے جب کہ یہ ابن ابی لیلی کی حدیث میں نہیں ہے۔ بعض کوفہ کے علماء کہتے ہیں کہ جنازہ کی تکبیرات جن کی تعداد چار ہے، ان میں بھی ہاتھ اٹھایا جائے، یہ بھی ابن ابی لیلی کی حدیث میں نہیں ہے بلکہ اس پر زیادتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سات جگہوں کے علاوہ میں

Www.IslamicBooks.Website

روى عن النبي ﷺ من غير وجه في سوى هذه السبعة.

٨٤- عن أنس أن النبي ﷺ كان يرفع يديه في الإستسقاء.

٨٥- عن عائشة أنها رأت النبي ﷺ يدعو رافعا يديه يقول: إنما أنا بشر فلا تعاقبني أيما رجل من المؤمنين آذيته و شتمته فلا تعاقبني فيه.

٨٦- عن أبي هريرة

بھی ہاتھ اٹھانے کے بارے میں کئی طریقوں سے روایتیں آئی ہیں۔

۸۴-حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ استسقاء میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۸۵-حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا کر رہے تھے: میں ایک انسان ہوں پس تو مجھے سزا نہ دے، اگر کسی مسلمان کو میں نے تکلیف پہنچائی ہو اور اسے برا بھلا کہا ہو تو اس کی وجہ سے مجھے سزا نہ دے۔

۸۶- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت وہ

٨٤-حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس. (الحديث بهذا السند صحيح)

٨٥-حدثنا مسدد حدثنا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن عكرمة عن عائشة زعم أنه سمع منها (الحديث بهذا السند ضعيف)

٨٦-حدثنا على حدثنا سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة. (الحديث صحيح بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

رضی الله عنه قال: استقبل رسول اللهﷺ القبلة و تهيأ و رفع يديه و قال: اللهم اهد دوسا وأت بهم.

٨٧- عن جابر بن عبد الله أن الطفيل بن عمرو قال للنبیﷺ هل لك فی حصن و منعة، حصن دوس، فأبى رسول اللهﷺ لما ذكر الله للأنصار. وهاجر الطفيل و هاجر معه رجل من قومه فمرض، فجاء إلى قرن فأخذ مشقصا فقطع ودجه فمات، فرآه الطفيل فی المنام فقال

کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور تیار ہوئے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا کی: اے اللہ! تو قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور انہیں (اسلام کی طرف) لے آ۔

٨٧- حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو نے نبیﷺ سے کہا کیا آپ قبیلہ دوس کی حفاظت میں آنا چاہیں گے؟ تو رسول اللہﷺ نے انکار کر دیا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے یہ کہہ رکھا تھا کہ آپؐ انصار کی حفاظت میں رہیں۔ طفیل اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک آدمی نے ہجرت کی، وہ آدمی بیمار پڑا تو ترکش کے پاس آیا اور ایک چوڑے پھل کا تیر لیا اور

٨٧-حدثنا أبو النعمان حماد بن زيد حدثنا حجاج الصواف عن ابی الزبير عن جابر بن عبد الله. (الحديث ضعيف بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

ما فعل الله بك؟ قال غفر لي بهجرته إلى النبي ﷺ قال ما شأن يديك؟ قال قيل إنا لن نصلح منك ما أفسدت من نفسك. فقصها الطفيل على النبي ﷺ و قال استغفر ليديه فقال: اللهم و ليديه فاغفر فرفع يديه.

اس سے اپنے رگ کو کاٹ ڈالا اور مر گیا، طفیل نے اس کو خواب میں دیکھا، تو اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے معاف کر دیا۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہارے ہاتھوں کو کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا مجھ سے کہا گیا کہ جس چیز کو تو نے خود خراب کر لیا ہے اس کو ہم صحیح نہیں کریں گے، طفیل نے نبی ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا اور آپ ؐ سے گزارش کی کہ اس کے ہاتھوں کیلئے استغفار کریں، آپ ؐ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا کی، اے اللہ! تو اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے۔

٨٨-عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت: خرج رسول الله ﷺ ذات ليلة فأرسلت

٨٨-حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات گھر سے نکلے، تو میں نے بریرہ ؓ کو آپ ؐ کے پیچھے بھیجا تا

٨٨-حدثنا قتيبة عن عبد العزيز بن محمد عن علقمة بن أبي علقمة عن أمه عن عائشة. (الحديث حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

بـريـرة فـى أثـره لتـنـظـر أين يـذهـب فسـلـك نحو البقيع الغرقد فوقف فى أدنى البقيع ثـم رفـع يـديــه ثم انصرف، فرجعت بريرة فأخبرتنى فلما أصبحـت سـألتـه فقلت: يا رسـول الـلّـه أين خـرجـت الـلـيـلـة؟ قال: بعثت إلى أهل البقيع لأصلى عليهم.

۸۹-عـن مـحـمـد بـن إبـراهـيـم التيـمـى قـال: أخبـرنـى مـن رأى الـنبـى ﷺ يـدعـو عـنـد أحـجـار الزيت باسطا كفيه.

کہ دیکھے آپؐ کہاں جارہے ہیں، آپؐ بقیع غرقد کی طرف چلے پھر آپؐ بقیع کے قریب کھڑے ہوگئے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کی، پھر پلٹ آئے، بریرہؓ بھی واپس آ گئی اور مجھے بتایا جب صبح ہوئی تو میں نے آپؐ سے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ رات میں کہاں گئے تھے؟ آپؐ نے فرمایا: مجھے بقیع والوں کے پاس بھیجا گیا تھا تا کہ میں ان کیلئے دعا کروں۔

۸۹-محمد بن ابراہیم تیمی نے بیان کیا کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے نبی ﷺ کو احجار زیت کے پاس اپنی ہتھیلیوں کو پھیلا کر دعا کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

۸۹-حدثنا مسلم حدثنا شعبة عن عبد ربه بن سعيد عن محمد بن إبراهيم التيمى قال أخبرنى من النبى ﷺ. (الحديث صحيح بهذا الحديث)

Www.IslamicBooks.Website

۹۰- عن عائشة قالت: رأيت رسول الله ﷺ رافعا يديه حتى بدأ ضبعيه يدعو فرد عثمان.

۹۰- حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپؐ کا دونوں بغل ظاہر ہو گیا، پھر حضرت عثمانؓ لوٹا دئے گئے۔ (غالباً یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب صلح حدیبیہ کے موقعہ پر نبی ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا اور ان کی شہادت کی افواہ پھیل گئی تھی پھر آپ نے عثمانؓ کا بدلہ لینے کیلئے بیعت لی جو بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے، آپؐ نے ہاتھ اٹھا کر عثمانؓ کی واپسی کیلئے اللہ سے دعا کی تھی)۔

۹۱- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ذكر النبي ﷺ الرجل يطيل السفر أشعث أغبر يمد يديه إلى الله عز و جل: يا رب يا رب و

۹۱- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے جس کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہیں، وہ اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر اللہ سے دعا کرتا ہے اور کہتا ہے، اے رب! اے رب!

۹۰- حدثنا يحي بن موسى حدثنا عبد الحميد حدثنا إسماعيل هو ابن عبد الملك عن ابن أبي مليكة عن عائشة. (الحديث حسن بهذا السند)

۹۱- حدثنا أبو نعيم حدثنا فضيل بن مرزوق عن عدى بن ثابت عن ابى حازم عن أبى هريرة. (الحديث حسن بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

مطعمه حرام و مشربه حرام و ملبسه حرام و غذی بالحرام فأنی یستجاب لذلك.

۹۲-عن علی قال: رأیت امرأة الولید جاءت إلی النبی ﷺ تشکو إلیه زوجها أنه یضربها فقال لها اذهبی فتقول له کیت و کیت، فذهبت ثم رجعت فقالت له عاد یضربنی فقال لها اذهبی فتقول له أن النبی ﷺ یقول لك، فذهبت ثم عادت فقالت إنه یضربنی فقال لها اذهبی فتقول له کیت

حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا پہننا حرام ہے، اس کی غذا حرام ہے، پھر اس کی دعا کہاں سے قبول ہوگی!!

۹۲-حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ولید کی بیوی کو دیکھا، وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور اپنے شوہر کی شکایت کرنے لگیں کہ وہ ان کو مارتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور ان سے کہو کہ نبی ﷺ نے ایسا ایسا کہا ہے، چنانچہ وہ گئیں، پھر واپس آئیں اور کہنے لگیں کہ وہ پھر مجھے مارتے ہیں، آپؐ نے ان سے فرمایا کہ تم جاؤ اور ان سے کہو کہ اللہ کے نبی ﷺ تم سے یہ کہتے ہیں، چنانچہ وہ گئیں پھر واپس آئیں اور کہنے لگیں کہ وہ مجھے مارتے ہیں آپؐ نے فرمایا تم جاؤ اور ان

۹۲-أخبرنا مسلم أنبأنا عبد الله بن داود عن نعیم بن حکیم عن أبی مریم عن علی. (الحدیث ضعیف بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

و كيت فقالت له يضربني، فرفع رسول الله ﷺ يده و قال: اللهم عليك بالوليد.

۹۳–عن أنس قال: قحط المطر عاما فقام بعض المسلمين إلى النبى ﷺ يوم الجمعة فقال يا رسول الله قحط المطر وأجدبت الارض و هلك المال، فرفع يديه و ما نرى فى السماء سحابة فمد يديه حتى ريت بياض إبطيه يستسقى الله عزو جل فما صلينا الجمعة حتى أهم الشاب القريب

سے ایسا ایسا کہہ دو، (وہ پھر آئیں) اور کہنے لگیں کہ وہ مجھے مارتے ہیں، تو نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور کہا اے اللہ! تو ولید کو پکڑ۔

۹۳–حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک سال قحط پڑا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص جمعہ کے دن نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسولؐ! بارش رک گئی ہے اور زمین خشک ہو گئی ہے اور مال تباہ ہو گیا ہے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اٹھایا، اس وقت آسمان میں بادل نہیں تھا آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو پھیلایا یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے بغل کی سفیدی دیکھی، آپؐ اللہ تعالیٰ سے پانی برسنے کیلئے دعا کرنے لگے، ہم نے ابھی

۹۳–حدثنا محمد بن سلام حدثنا إسماعيل بن جعفر عن حميد عن أنس. (الحديث ضعيف ولكنه ثبت عن أنس رضى الله عنه من طرق كثيرة)

Www.IslamicBooks.Website

الـدار بـالـرجـوع إلى أهلـه فـدامـت جمعة حتى كانت الـجـمـعـة التى تليها قال يا رسـول الـلّٰه تهمدت البيوت و جلـس الـركبـان فتبسم لسرعـة ملالة ابن آدم و قال بيده اللهم حوالينا و لا علينا فتكشطت عن المدينة.

جمعہ کی نماز پڑھی نہیں تھی کہ اتنی بارش ہوئی کہ ایک ایسے جوان آدمی کیلئے بھی اپنے گھر والوں تک پہنچنا دشوار ہو گیا جس کا گھر مسجد سے قریب تھا، یہ بارش اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک مسلسل ہوتی رہی۔ (دوسرے جمعہ کو پھر) اس شخص نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! گھر گر گئے اور سواری کرنے والے گھروں میں بیٹھ گئے (لہٰذا اللہ سے دعا کیجئے کہ پانی ہم پر روک دے) آپؐ ابن آدم کی جلد اکتاہٹ پر مسکرانے لگے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا کی، اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا، پھر (آپؐ کی دعا سے) مدینہ سے بادل بکھر گئے (اور مدینہ کھل گیا)۔

٩٤-حـدثـنى أبو عثمان قـال: كـنـا نـجئ و عمر يؤم الـنـاس ثـم يـقـنـت بنـا عند

۹۴- ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ہمیں نماز پڑھاتے پھر رکوع کے وقت اپنا ہاتھ اٹھاتے اور ہتھیلیوں کو

٩٤-حـدثـنـا مسـدد حـدثنا يحى بن سعيد عن جعفر حدثنى أبو عثمان. (الحديث موقوف بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

الركوع يرفع يديه حتى يبدو كفاه و يخرج ضبعيه.

۹۵-عن أبی عثمان قال: كان عمر يرفع يديه فی القنوت.

٩٦-عن عبد الله أنه كان يقرأ فی آخر ركعة من الوتر "قل هو الله" ثم يرفع يديه فيقنت قبل الركعة.

قال البخاری: و هذه الأحاديث كلها صحيحة عن رسول الله ﷺ و أصحابه لا يخالف بعضها بعضا و ليس فيها

پھیلا کر دعاء قنوت پڑھاتے یہاں تک کہ ان کا بغل ظاہر ہو جاتا۔

۹۵-ابو عثمان کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ قنوت میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۹۶-حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وہ وتر کی آخری رکعت میں "قل ھو اللہ احد" پڑھتے پھر رکوع سے پہلے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر قنوت پڑھتے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ یہ سب حدیثیں ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ سے ثابت ہیں، نہ ان میں سے بعض بعض کی مخالف ہے اور نہ ان میں تضاد ہے، اس

۹۵-حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن ابی علی هو جعفر بن ميمون بياع الأنماط قال سمعت أبا عثمان. (الحديث موقوف على عبد الرحمن بن مل)

٩٦-حدثنا عبد الرحيم المحاربی حدثنا زائدة عن ليث عن عبد الرحمٰن بن الأسود عن أبيه عن عبد الله. (الحديث ضعيف بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

متضاد لأنها فی مواطن مختلفة.

قال ثابت عن أنس: ما رأیت النبی ﷺ یرفع یدیه فی الدعاء إلا فی الإستسقاء فأخبر أنس بما کان عنده ما رأی من النبی ﷺ و لیس هذا بمخالف لرفع الأیدی فی أول التکبیرة.

و قد ذکر أنس رضی الله عنه أیضا أن النبی ﷺ کان یرفع یدیه إذا کبر و إذا رکع و قوله "فی الدعاء" سوی الصلاة و سوی رفع الأیدی فی القنوت.

٩٧ - عن أنس رضی

لئے کہ وہ مختلف مقامات پر آئی ہیں۔

ثابت حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دعا میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے استسقاء میں۔ یہاں حضرت انسؓ نے جو دیکھا وہ بیان کیا لیکن یہ تکبیر اولی میں رفع یدین کے مخالف نہیں ہے۔

حضرت انسؓ سے یہ بھی روایت آئی ہے کہ نبی ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع میں جانے لگتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ ان کا قول "فی الدعاء" نماز اور قنوت میں رفع یدین کے علاوہ ہے۔

٩٧- حضرت انسؓ روایت کرتے

٩٧- حدثنا محمد بن بشار عن یحی بن سعید عن حمید عن أنس. (الحدیث صحیح بهذا السند)

اللـه عنه أنـه كـان يرفع يديه عند الركوع.

۹۸- عـن مـالك بـن الحويرث رضى الله عنه قال كان النبى ﷺ يرفع يديه إذا كبر و إذا ركـع و إذا رفـع رأسه من الركوع حذاء أذنيه.

قـال البخـارى: و الذى يـقـول كـان الـنبى ﷺ يرفع يـديـه عند الركوع و إذا رفع رأسـه مـن الـركـوع و ما زاد عـلـى ذلك أبـو حـميد فى عشـرة مـن أصـحـاب الـنبى ﷺ كان يرفع يديه إذا

ہیں کہ وہ رکوع کے وقت اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۹۸- حضرت مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع میں جانے لگتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر اٹھاتے۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں: جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ رکوع کے وقت اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے، اسی طرح ابو حمید کی روایت میں جو یہ زیادتی ہے کہ نبی ﷺ کے دس صحابہؓ اپنے ہاتھوں کو اس وقت اٹھاتے تھے جب دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے،

۹۸- حدثنا آدم بن أبى إياس حدثنا شعبة حدثنا قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحويرث. (الحديث صحيح بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

قام من السجدتين، كله صحيح، لأنهم لم يحكوا صلاة واحدة فيختلفوا فى تلك الصلاة بعينها مع أنه لا اختلاف فى ذلك، إنما زاد بعضهم على بعض، و الزيادة مقبولة من أهل العلم، و الذى قال أبو بكر بن عياش عن حصين عن مجاهد قال: ما رأيت ابن عمر يرفع يديه فى شئ من الصلاة إلا فى التكبيرة الأولى، فقد خولف فى ذلك عن مجاهد.

قال وكيع عن الربيع بن صبيح قال: رأيت مجاهدا يرفع يديه إذا

یہ سب صحیح ہیں، اس لئے کہ انہوں نے صرف ایک نماز کے بارے میں نہیں بیان کیا ہے کہ بعینہ اسی ایک نماز کے بارے میں وہ اختلاف کرر ہے ہوں۔ حالانکہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ بعض نے بعض سے کچھ زیادہ بیان کیا ہے اور اس زیادتی کو اہل علم نے قبول کیا ہے۔ اور ابو بکر بن عیاش نے حصین سے اور انہوں نے مجاہد سے جو روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ کو نماز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے تکبیر اولیٰ میں تو مجاہد سے اس سے مختلف روایت بھی آئی ہے۔

وکیع ربیع بن صبیح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے مجاہد کو دیکھا جب وہ رکوع میں جانے لگتے اور جب

Www.IslamicBooks.Website

ركع و إذا رفع رأسه من الركوع .

و قال جرير عن ليث عن مجاهد أنه كان يرفع يديه و هذا أحفظ عند أهل العلم.

قال صدقة: إن الذى يروى حديث مجاهد عن ابن عمر رضى الله عنه أنه لم يرفع يديه إلا فى أول التكبيرة. كان صاحبه فقد تغير بآخره و الذى رواه الربيع و ليث أولى. مع أن طاؤسا و سالما و نافعا و أبا الزبير و محارب بن دثارو غيرهم قالوا: رأينا ابن عمر يرفع يديه إذا كبر و إذا ركع.

رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

جریر، لیث سے روایت کرتے ہیں کہ مجاہد اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ اہل علم کے نزدیک یہ زیادہ صحیح ہے۔

صدقہ کہتے ہیں کہ جس نے مجاہد کی اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ ابن عمرؓ نے صرف تکبیر اولیٰ میں ہاتھ اٹھایا ہے۔ اس کا حافظہ آخری عمر میں خراب ہو گیا تھا اور ربیع اور لیث نے جو روایت کیا ہے وہ زیادہ بہتر ہے۔ اس کے علاوہ طاؤس، سالم، نافع، ابوزبیر اور محارب بن دثار وغیرہ نے یہ کہا ہے کہ ہم نے ابن عمرؓ کو دیکھا جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع میں جانے لگتے تو اپنے ہاتھ کو اٹھاتے تھے۔

Www.IslamicBooks.Website

۹۹-حدثنا تمام بن نجيح قال: نزل عمر بن عبد العزيز على باب خلف فقال انطلقوا بنا نشهد الصلاة مع أمير المؤمنين فصلى بنا الظهر و العصر و رأيته رفع يديه حين ركع.

۱۰۰-عن عبد الله بن عمر رضى الله عنه قال: رأيت رسول الله ﷺ إذا قام فى الصلاة رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه و كان يفعل ذلك إذا رفع رأسه من الركوع فيقول سمع

۹۹- تمام بن نجیح نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلف کے دروازہ پر اترے، انہوں نے کہا کہ ہمیں لے چلو، ہم امیر المؤمنین کے ساتھ نماز پڑھیں گے، پھر انہوں نے ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی، میں نے ان کو رکوع میں جانے کے وقت ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔

۱۰۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپؐ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اسی طرح کرتے تھے

۹۹-قال مبشر بن إسماعيل حدثنا تمام بن نجيح. (الأثر ضعيف بهذا السند)

۱۰۰-حدثنا محمد بن مقاتل أنبأنا يونس عن الزهرى حدثنا سالم عن عبد الله بن عمر. (الحديث صحيح بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

اللّٰـه لمن حمده و لا يفعل ذلك فى السجود.

اور جب سجدہ میں جاتے تو اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے۔

۱۰۱ –عن يحى بن أبى إسحاق قال: رأيت أنس بن مالك رضى اللّٰـه عنه يرفع يديه بين السجدتين.

۱۰۱– یحییٰ بن ابو اسحاق نے روایت کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔

قـال البـخارى و حديث النبى ﷺ أولى.

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی حدیث کو لینا زیادہ بہتر ہے۔

۱۰۲ –عن سالم بن عبد اللّٰـه قـال: سنـة رسول الله أحق أن تتبع.

۱۰۲– سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کی اتباع کرنا زیادہ ضروری ہے۔

۱۰۳ – عن مجاهد قال:

۱۰۳– مجاہد سے روایت ہے انہوں نے کہا

---

۱۰۱ –حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا حماد بن سلمة عن يحى بن أبى إسحاق قال رأيت انس بن مالك ...... (الحديث موقوف على انس)

۱۰۲ –حدثنا على بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا عمرو بن دينار عن سالم بن عبد الله. (الأثر صحيح)

۱۰۳ –حدثنا قتيبة حدثنا سفيان عن عبد الكريم عن مجاهد. (الأثر صحيح)

Www.IslamicBooks.Website

ليس أحد بعد النبي ﷺ إلا يؤخذ من قوله و يترك إلا النبي ﷺ.

١٠٤ – حدثنا الهزيل بن سليمان أبو عيسى قال: سألت الأوزاعي قلت يا أبا عمرو ما تقول في رفع الأيدي مع كل تكبيرة و هو قائم في الصلاة؟ قال ذلك الأمر الأول.

و سئل الأوزاعي و أنا أسمع عن الإيمان؟ فقال يزيد و ينقص، فمن زعم أن الإيمان لا يزيد و لا ينقص فهو صاحب بدعة فاحذروه.

١٠٥ – عن جرير بن حازم

کہ نبی ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جس کے ہر قول کو لیا جائے، نبی ﷺ کے علاوہ ہر شخص کے قول کو لیا بھی جائے گا اور چھوڑ بھی دیا جائے گا۔

۱۰۴- ہزیل بن سلیمان ابو عیسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے اوزاعی سے کہا کہ اے ابو عمرو! جب آدمی نماز میں کھڑا ہو تو ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہی امر اوّل ہے۔

اوزاعی سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا، انہوں نے کہا کہ ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے، پس جس نے یہ گمان کیا کہ ایمان بڑھتا اور گھٹتا نہیں ہے وہ بدعتی ہے اس سے بچو۔

۱۰۵- جریر بن حازم سے روایت ہے، وہ

١٠٥ – حدثنا محمد بن عرعره حدثنا جرير بن حازم قال سمعت نافعا قال: (الحديث موقوف بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

قال: سمعت نافعا قال: كان ابن عمر إذا كبر على الجنازة رفع يديه.

١٠٦ - عن نافع عن ابن عمر أنه قال يرفع يديه في كل تكبيرة على الجنازة و إذا قام من الركعتين.

١٠٧ -عن يحيٰ بن سعيد أن نافعا أخبره أن عبد الله بن عمر كان إذا صلى على الجنازة رفع يديه.

کہتے ہیں کہ میں نے نافع کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب جنازہ کی نماز میں اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۰۶-نافع نے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ اور (چار رکعت والی نماز میں) جب دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۰۷-یحییٰ بن سعید نافع سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب جنازہ کی نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

١٠٦ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا عبد الله بن إدريس قال: سمعت عبد الله عن نافع. (الحديث موقوف على ابن عمرؓ بهذا السند)

١٠٧ -قال أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا يحى بن سعيد أن نافعا أخبره. (الحديث موقوف بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

۱۰۸-حدثنا عمر بن أبي زائدة قال: رأيت قيس بن أبي حازم كبر على جنازة فرفع يديه في كل تكبيرة.

۱۰۸-عمر بن ابوزائدہ نے بیان کیا کہ میں نے قیس بن ابوحازم کو دیکھا انہوں نے جنازہ کی نماز میں اللہ اکبر کہا اور ہر تکبیر میں اپنا ہاتھ اٹھایا۔

۱۰۹-عن موسى بن دهقان قال: رأيت أبان بن عثمان يصلي على الجنازة يرفع يديه في أول تكبيرة.

۱۰۹-موسیٰ بن دہقان نے بیان کیا کہ میں نے ابان بن عثمان کو جنازہ کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، وہ پہلی تکبیر میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۱۰-حدثنا أبو الغصن قال: رأيت نافع بن جبير يرفع يديه في كل تكبيرة على الجنازة.

۱۱۰-ابوالغصن کا بیان ہے کہ میں نے نافع بن جبیر کو دیکھا، وہ جنازہ کی نماز میں ہر تکبیر میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۰۸-حدثناأبو الوليد حدثنا عمر بن أبي زائدة.(الأثر بهذا السند حسن)

۱۰۹-حدثنا محمد بن أبي بكر المقدمي حدثنا أبو معشر يوسف البراء عن موسى بن دهقان.(الأثر ضعيف بهذا السند)

۱۱۰-حدثنا علي بن عبد الله و إبراهيم بن المنذر قالا:حدثنا معن بن عيسى حدثنا أبو الغصن. (الأثر بهذا السند حسن)

Www.IslamicBooks.Website

١١١-عن غيلان بن أنس قال: رأيت عمر بن عبد العزيز يرفع يديه مع كل تكبيرة (يعني على الجنازة)

١١٢-حدثنا عبد اللّٰه بن العلاء قال: رأيت مكحولا يصلى على الجنازة يكبر عليها أربعا و يرفع يديه مع كل تكبيرة.

١١٣-حدثنا أبو مصعب صالح بن عبيد قال: رأيت وهب بن منبه يمشي مع جنازة فكبر

۱۱۱-غیلان بن انس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیزؒ کو دیکھا، وہ جنازہ کی نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۱۲-عبداللہ بن علاء نے بیان کیا کہ میں نے مکحول کو جنازہ کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، وہ چار تکبیریں کہتے تھے اور ہر تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

۱۱۳-ابومصعب صالح بن عبید نے بیان کیا کہ میں نے وہب بن منبہ کو دیکھا وہ ایک جنازہ کے ساتھ چل رہے تھے، پھر انہوں نے (نماز جنازہ میں)

١١١-حدثنا محمد بن المثنى حدثنا الوليد بن مسلم قال سمعت الأوزاعي عن غيلان بن أنس.(ا لأثر موقوف بهذا السند)

١١٢-حدثنا علي بن عبد اللّٰه حدثنا زيد بن الحباب حدثنا عبد اللّٰه بن العلاء.(الأثر موقوف بهذا السند)

١١٣-حدثنا علي بن عبد اللّٰه حدثنا أبو مصعب صالح بن عبيد.(ا لأثر ضعيف بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

أربعا يرفع يديه مع كل تكبيرة.

چار تکبیریں کہیں، وہ ہر تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھ کو اٹھایا۔

١١٤-أنبأنا معمر عن الزهری أنه كان يرفع يديه مع كل تكبيرة على الجنازة.

۱۱۴-معمر نے بیان ہے کیا کہ زہری نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

١١٥-عن حماد سألت إبراهيم فقال يرفع يديه مع أول تكبيرة.

۱۱۵-حماد روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ پہلی تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

و خالفه محمد بن جابر عن حماد عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله عن ابى بكر و عمر رضى الله عنهما.

محمد بن جابر کی روایت جو "عن حماد عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله عن ابى بكر عمر (رضی اللہ عنہما) کی سند سے آئی ہے اس سے مختلف ہے۔

قال البخاری: و حديث

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ اہل علم کے

١١٤-حدثنا على بن عبد الله حدثنا عبد الرزاق أنبأنا معمر عن الزهری. (الأثر بهذا السند صحيح)

١١٥-و قال و كيع عن سفيان عن حماد. (الأثر معلق بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

الثوری أصح عند أهل العلم مع أنه قد روی عن عمر رضی الله عنه عن النبی ﷺ من غیر وجه أنه رفع.

١١٦ -قال علی ما رأیت أحدا من مشایخنا إلا یرفع یدیه فی الصلاة. قال البخاری قلت له سفیان کان یرفع یدیه،قال نعم.

١١٧ -قال البخاری قال أحمد بن حنبل:رأیت معتمرا و یحی بن سعید و عبد الرحمٰن و إسماعیل یرفعون أیدیهم عند الرکوع و إذا رفعوا رؤوسهم. (الأثر صحیح بهذا السند)

نزدیک ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے، اس کے علاوہ حضرت عمرؓ سے کئی سندوں سے یہ روایت آئی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا ہے۔

۱۱۶-علی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے مشائخ میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ نماز میں ہاتھ نہ اٹھاتا ہو، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا سفیان اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے؟انہوں نے کہاہاں۔

۱۱۷- امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا کہ میں نے معتمر، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمٰن اور اسماعیل کو دیکھا وہ رکوع کے وقت اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

١١٦ -حدثنا محمد بن یحی قال علی. (الأثر صحیح بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

١١٨-عن الأشعث قال كان الحسن يرفع يديه في كل تكبيرة على الجنازة.

۱۱۸- اشعث سے روایت ہے کہ حسن جنازہ کی نماز میں ہر تکبیر میں اپنے ہاتھ کو اٹھاتے تھے۔

تمت

١١٨-حدثنا علي بن عبد الله حدثنا ابن أبي عدي عن الأشعث. (الأثر صحيح بهذا السند)

Www.IslamicBooks.Website

صلوٰۃ التراویح

یہ کتاب علامہ محمد ناصر الدین البانیؒ کی معرکۃ الآراء تصنیف ہے، آپ کی یہ کتاب علمی دنیا میں اپنی دینی و علمی اہمیت اور افادیت کی بناء پر عوام و خواص میں بیحد مقبول ہوئی، اب ادارہ الدار السّلفیہ نے نہایت اہتمام کے ساتھ اردو دانوں کی آسانی کیلئے اس کا اردو ایڈیشن پیش کیا ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے تراویح کی بابت اس کے تمام گوشوں کو صحیح احادیث نبویہ اور آثار صحابہ کی روشنی میں مدلل اور مفصل طور پر بیان کر دیا ہے جس کے ذریعے تراویح کی بابت مسلمانوں کے مختلف طبقات میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا پوری طرح سے ازالہ ہو سکتا ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع میں انتہائی مستند اور فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے، جس میں تراویح سے متعلق ہر مسئلے کا حل دوٹوک انداز میں پیش کیا گیا، عوام و خواص کیلئے اس کا مطالعہ انتہائی مفید اور تسلی و تشفی کا باعث ہے۔

سائز: 20×30 تعداد صفحات: 136

ملنے کا پتہ

دار العلم ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

DARUL ILM
PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel.: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
fax :(+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

₹50/-

Www.IslamicBooks.Website